FRI.23.Augt.2024
VOLUME:19 NO: 214
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Celebrating 30 years of WARAQU-E-TAZA
May 1994 - April 2024

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعہ 23/اگست 2024
جلد:19 شمارہ: 214
17/صفرالمظفر 1446ھ
قیمت:3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com--Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

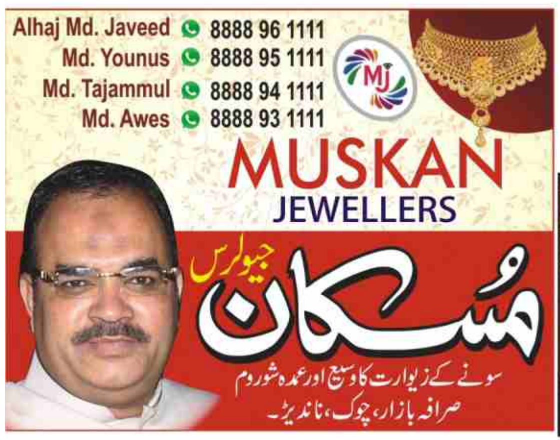

مسلمانوں کی نمائندہ تنظیموں نے 'وقف ترمیمی بل 2024' کو مسترد کیا

نئی دہلی: 'وقف (ترمیمی) بل 2024' کو غیر دستوری، غیر جمہوری، غیر منصفانہ اور شریعت مخالف قرار دیتے ہوئے مسلمانوں کی نمائندہ تنظیموں نے متفقہ طور پر کہا ہے کہ یہ بل اوقاف کے مفاد کے خلاف ہے، اس لیے ہم اسے مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں، اور حکومت کو خبردار کرتے ہیں کہ اس پورے بل کو واپس لیا جائے۔ بصورت دیگر ملک گیر سطح پر اس کے خلاف مہم چلائی جائے گی۔ آج یہاں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ساتھ جمعیۃ علماء ہند، جماعت اسلامی ہند، جمعیت اہل حدیث نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ وقف ایکٹ 1995 میں تبدیلیوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اس سے وقف کو نقصان پہنچے گا اور وقف جس کمیٹی کی املاک ہیں ان سے یہ جائیداد چھین لی جائے گی۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے کہا کہ وقف کے سلسلے میں ایک اصل ہے کہ اس کو استعمال کی بنا پر 'وقف بائی یوزر' مانا جائے گا جس میں مسلمانوں کے ساتھ ہندو مذہبی مقامات بھی شامل ہیں۔ لیکن نئے بل میں وقف بائی یوز کے حوالے سے بھی دستاویز مانگے گئے ہیں جو سراسر غلط ہے۔ ایسی صورت میں انہوں نے سوال کیا کہ آج اگر کوئی دہلی کی شاہی جامع مسجد کے دستاویز مانگے تو کیا یہ درست ہوگا؟ مولانا خالد سیف اللہ نے کہا کہ اگر وقف بائی یوزر کو تسلیم نہیں کیا جائے گا تو تمام چیزیں خطرے میں پڑ جائیں گی اور مسلمانوں سے تمام اوقاف چھین لئے جائیں گے۔ انہوں نے مسلمانوں، ہندوؤں، عیسائیوں کے مذہبی مقامات کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ نئے بل کے مطابق وقف کونسل میں 13 غیر مسلم اراکین ہوں گے اور وقف بورڈ میں 7 غیر مسلم ارکان ہوں گے۔ اس کے علاوہ وقف کا مکمل اختیار کلکٹر کو دے دیا گیا ہے۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر نے کہا کہ ایسا کیسے ممکن ہے کہ شرعی معاملات میں غیر مسلم فیصلہ کرے یا غیر مسلم معاملات میں مسلم فیصلہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ اس بل کے ذریعہ وقف میں مرکزی حکومت کی مداخلت کا راستہ کھولا گیا ہے جسے ہم ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ صدر مسلم پرسنل لاء بورڈ نے واضح لفظوں میں کہا کہ یہ اوقاف خیرات کا جذبہ رکھنے والے مسلمانوں کی دی ہوئی زمینیں ہیں، حکومت کی نہیں ہیں۔ حکومت کا کام اوقاف کی حفاظت کرنا ہے، اس پر قبضہ کرنا نہیں ہے۔ مرکزی حکومت کا دعویٰ ہے کہ اوقاف میں بدعنوانی کو ختم کر کے اس کی حفاظت اور ترقی کرنا چاہتی ہے۔ اس پر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے کہا کہ حکومت کو جھوٹ بولنے کی عادت ہوگئی ہے۔ اگر حکومت کو مسلمانوں سے ہمدردی ہے تو ظلم و استحصال کا شکار مسلم خواتین کو انصاف دلائے، مگر حکومت تو بلقیس بانو جیسی مسلم خواتین کے مجرموں کا استقبال کر رہی ہے۔ وقف ترمیمی بل کو مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی اور بدنیتی پر مبنی بتاتے ہوئے مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر نے کہا کہ یہ مسئلہ ہندو-مسلمان کا نہیں بلکہ ظلم اور ناانصافی کا ہے۔ اس لیے ملک کے تمام سیکولر عوام کو ہماری تائید کرنا چاہئے۔ پریس کانفرنس میں موجود جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید ارشد مدنی نے مسلم پرسنل لاء بورڈ کے موقف کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ حکومت جان بوجھ کر مسلم مخالف فیصلے کر رہی ہے، اس لیے ہمیں بحیثیت مسلمان اس پر احتجاج کرنے کا پورا حق ہے۔ مولانا مدنی نے سخت لہجے میں کہا کہ موجودہ حکومت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بہت کھل کر اپنے نظریے کو پیش کر رہی ہے کیونکہ وہ سمجھتی ہے کہ اس سے ہندو ووٹر خوش ہوگا۔ اسی لیے وہ ہندو اور مسلمانوں کے درمیان نفرت پھیلا کر اقتدار پر قابض رہنا چاہتی ہے۔ لیکن گزشتہ انتخابات اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ ملک بھائی چارہ اور ہم آہنگی پر یقین رکھتا ہے، تبھی تو عوام نے فرقہ پرستوں کے مقابلے سیکولر پارٹیوں کو سر آنکھوں پر بٹھایا۔ ملک کے حکمرانوں کو اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے لیے انتہائی خطرناک بتاتے ہوئے مولانا مدنی کہا کہ ملک کے اقتدار اعلیٰ پر بیٹھا آدمی صرف الیکشن کے لیے نفرت کے اسباب پیدا کرے، یہ کسی بھی ملک کے لئے خطرناک ہے۔ مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ انتخابات سے قبل کانگریس زیر قیادت 'انڈیا اتحاد' کے انتخابی منشور کو جمعیۃ علماء ہند نے قبول کرنے کا اعلان کیا تھا، کیونکہ وہ ملک میں امن و امان کے لیے بہت اچھا تھا اور اس پر ملک کے سیکولر عوام نے بھی یقین کیا۔ اسی کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔ اگر کانگریس اتحاد واپس آیا ہے تو یہ اس کے نظریات کی کامیابی ہے جو ملک میں امن و امان اور بھائی چارے کا ضامن ہے۔ مولانا ارشد مدنی اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ آج مسئلہ صرف وقف کا نہیں ہے بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ موجودہ حکومت دستور کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کے حقوق چھیننے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے دستور کے اندر اقلیتوں کو جو حقوق دیے گئے ہیں، انہیں چھیننا نہیں چاہئے۔ ہر مذہبی اقلیت کو اپنے مذہب پر چلنے کی آزادی ہونی چاہئے۔ صدر جمعیۃ علماء ہند نے کہا کہ وقف ترمیمی بل نہ صرف غیر آئینی، غیر جمہوری اور غیر منصفانہ ہے بلکہ وقف ایکٹ میں کی جانے والی مجوزہ ترامیم آئین ہند سے حاصل مذہبی آزادی کے بھی خلاف ہیں۔ انہوں نے دوٹوک کہا کہ حکومت آئین ہند کی دفعات 15-14 اور 25 کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ حکومت کا قدم مذہبی معاملات میں مداخلت ہے جو مسلمانوں کو ہرگز منظور نہیں ہے۔ مولانا ارشد مدنی کا کہنا ہے کہ حکومت کی نیت میں کھوٹ ہے اور اس بل کے ذریعہ اس کا مقصد کام کاج میں شفافیت لانا یا مسلم طبقہ کو فائدہ پہنچانا نہیں بلکہ مسلمانوں کو ان کی وقف جائیدادوں سے محروم کر دینے کے ساتھ ساتھ وقف جائیدادوں پر سے مسلمانوں کے دعوے کو کمزور بنا دینا ہے۔ یہی نہیں بل میں کی جانے والی ترمیمات کی آڑ لے کر کوئی بھی شخص کسی مسجد، قبرستان، امام بارگاہ، عمارت اور اراضی کی وقف حیثیت پر سوالیہ نشان لگا سکتا ہے۔ مولانا مدنی نے یہ بھی کہا کہ اس طرح نئے تنازعات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوسکتا ہے اور ترمیمی بل میں موجود مسلمانوں کی کمزور قانونی حیثیت کا فائدہ اٹھا کر وقف جائیدادوں پر قبضہ کرنا آسان ہوسکتا ہے۔ پریس کانفرنس میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ترجمان قاسم رسول الیاس، بورڈ کے جنرل سکریٹری فضل الرحیم مجددی، جمعیۃ اہل حدیث کے صدر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، جماعت اسلامی ہند کے امیر مولانا سعادت اللہ حسینی، جمعیۃ علماء ہند کے پریس سکریٹری مولانا فضل الرحمان قاسمی بھی موجود تھے۔

راہل گاندھی اور ملکارجن کھڑگے نے
جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ دینے کا وعدہ کیا

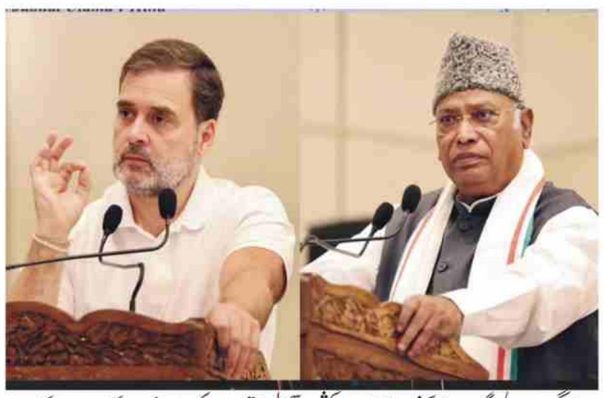

سری نگر:22/اگست (ایجنسیز) جموں وکشمیر اسمبلی انتخابات کی تاریخوں کے اعلان کے بعد کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور کانگریس لیڈر راہل گاندھی بدھ کو سری نگر پہنچ گئے۔ یہاں انہوں نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی جمہوریت کے تحفظ کے لیے لڑ رہی ہے اور آپ کے مسائل کے حل کے لیے پارٹی آپ کے ساتھ ہے۔ وہ آئندہ انتخابات میں جموں وکشمیر کے حالات کو سنجیدگی سے لیں گے اور پارٹی کارکنوں کی محنت اور وقار کا تحفظ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ انڈیا اتحاد نے وزیر اعظم نریندر مودی کا اعتماد ختم کر دیا۔ راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا، "اگر ہم جموں و کشمیر میں الیکشن جیت گئے تو پورا ہندوستان ہمارے کنٹرول میں آ جائے گا۔ جیسا کہ راہل گاندھی نے کہا کہ جموں وکشمیر کے ساتھ ان کا رشتہ پسند ناپسند کا پابند نہیں ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آنے والے انتخابات میں جموں وکشمیر ہمارے ساتھ کھڑا رہے گا۔ اس بات کا تعین بی جے پی کرتی ہے کہ انتخابات کب اور کہاں ہونے چاہئیں۔ ان کا سارا غصہ اور مایوسی صرف کانگریس پر مرکوز ہے کیونکہ اسے کوئی دوسری پارٹی ٹکر نہیں دے سکتی۔ ملک کو بچانے کے لیے، آپ کی ثقافت اور حقوق کو بچانے کے لیے ہمیں آپ کے ووٹ کی ضرورت ہے۔" پریس کانفرنس کے دوران ملکارجن کھڑگے نے کہا، "جموں وکشمیر میں ہم سب کو مل کر لڑنا چاہیے اور ہم اپوزیشن کو ساتھ لے کر آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ آج وہ (بی جے پی) پریشان ہیں اور اسی لیے آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہ 2-3 بل پاس کرنا چاہتے تھے لیکن مخالفت کی وجہ سے انہوں نے انہیں واپس لے لیا یا مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کے پاس بھیج دیا۔ جب سب نے وقف بورڈ ترمیمی بل کی سخت مخالفت کی تو اسے جے پی سی کے پاس بھیج دیا گیا۔ ہم جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ فراہم کریں گے۔" دریں اثنا، راہل گاندھی نے کہا، "جموں وکشمیر سے ان کا پرانا اور خون کا رشتہ ہے۔ اگر کسی نے یہاں بے خوف ہوکر کام کیا ہے تو وہ کانگریس کا کارکن ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ لوگوں کو کیا برداشت کرنا پڑتا ہے لیکن آپ کانگریس پارٹی کے نظریے کے لیے ہر روز لڑتے ہیں اور اپنی جان قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔" راہل گاندھی نے کہا، "میں نے طارق حمید قرہ صاحب اور کھڑگے جی سے کہا ہے کہ اتحاد ہوگا لیکن کانگریس پارٹی کے کارکنوں کا احترام کرنا ہوگا، یہ ایک سادہ سی بات ہے۔ یہ محبت سے ہوگا، دوستی سے ہوگا لیکن ہمارے کارکنوں کے احترام کے ساتھ کیا جائے گا۔" اپوزیشن لیڈر نے کہا، "آپ کو ملک کا حال معلوم ہے۔ پورے ملک میں بے روزگاری ہے، جموں وکشمیر میں بھی بے روزگاری ہے۔ یہاں کے نوجوانوں کو وہ مواقع نہیں مل رہے ہیں جو انہیں ملنے چاہیں تھے۔ لیکن ایک چیز بدل گئی ہے اور آپ نے اسے ٹی وی پر دیکھا ہوگا۔ انڈیا اتحاد نے انتخابات میں نریندر مودی کا اعتماد ختم کر دیا ہے۔ انہیں راہل گاندھی نے نہیں بلکہ کانگریس پارٹی، انڈیا اتحاد، محبت، یکجہتی اور احترام کے نظریے نے شکست دی تھی۔" انہوں نے کہا، "میں جموں وکشمیر کے لوگوں اور نوجوانوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیں نفرت کے بازار میں محبت کی دکان کھولنی ہے۔ نفرت کو محبت سے شکست دی جاسکتی ہے۔ اور ہم مل کر نفرت کو محبت سے شکست دیں گے۔" راہل گاندھی نے کہا کہ میں پورے ملک میں جمہوریت کی حفاظت کرتا ہوں لیکن میرا مقصد جموں وکشمیر کے لوگوں کے درد کو مٹانا ہے۔ آپ کو کیا برداشت کرنا پڑتا ہے، جس خوف میں آپ زندگی گزارتے ہیں، جو دکھ آپ محسوس کرتے ہیں اسے میں، ملکارجن کھڑگے اور پوری کانگریس پارٹی ہمیشہ کے لیے مٹانا چاہتے ہیں۔"

ایئر انڈیا کی فلائٹ میں بم کی دھمکی کے بعد ہنگامہ،
ترووننت پورم ایئرپورٹ پر ایمرجنسی کا اعلان

ترووننت پورم:22/اگست (ایجنسیز) جمعرات کو ایئر انڈیا کی ایک فلائٹ میں اس وقت ہنگامہ مچ گیا جب طیارے میں بم ہونے کی دھمکی ملی۔ ممبئی سے ترووننت پورم جارہی فلائٹ کو بم کی دھمکی ملنے کے بعد ترووننت پورم ہوائی اڈے پر مکمل ایمرجنسی کا اعلان کر دیا گیا۔ افسران نے اس سلسلے میں بتایا کہ فلائٹ صبح قریب 8 بجے ہوائی اڈے پر اتری اور اسے آئسولیشن میں لے جایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مسافروں کو فلائٹ سے بحفاظت نکال لیا گیا۔ نیوز ایجنسی پی ٹی آئی کے ذرائع کے مطابق طیارے کے ترواننت پورم پہنچتے ہی پائلٹ نے بم کی دھمکی ملنے کی بات بتائی۔ افسران کے مطابق طیارے میں 135 مسافر سوار تھے۔ اس معاملے میں ابھی تک کسی بھی طرح کے نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کے بم اور مشکوک اشیا نہیں ہونے کے بعد لوگوں اور ایئرپورٹ انتظامیہ نے راحت کی سانس لی۔ ہوائی اڈے پر فی الحال طیاروں کی آمد و رفت کا سلسلہ بحال ہے۔ افسران نے بتایا کہ اس کی جانچ کی جا رہی ہے۔

نتیش اور نائیڈو نے وقف ترمیمی بل کی مخالفت کا ارادہ ظاہر کیا'
خالد سیف اللہ رحمانی کے بیان سے ہلچل تیز

نئی دہلی: 22/اگست (ایجنسیز) "ہماری ملاقات نتیش کمار اور چندرا بابو نائیڈو سے ہوئی ہے۔ دونوں نے کہا ہے کہ ہم اس بل (وقف ترمیمی بل 2024) کی مخالفت کریں گے۔" یہ بیان 22 اگست کو آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے سربراہ خالد سیف اللہ رحمانی نے دیا ہے۔ اس بیان نے ایک سیاسی ہلچل پیدا کر دی ہے کیونکہ لوک سبھا میں جب 'وقف (ترمیمی) بل 2024' پیش کیا گیا تھا تو جنتا دل یو نے اس کی بھرپور حمایت کی تھی۔ تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) نے بھی اس بل کی مخالفت والا رویہ ظاہر نہیں کیا تھا۔ ایسے میں جب ایک طرف وقف ترمیمی بل کا جائزہ لینے کے لیے جے پی سی کی پہلی میٹنگ چل رہی ہے، خالد سیف اللہ رحمانی کا بیان حکمراں طبقہ کے لیے تشویش ناک ہے۔ حالانکہ اس معاملے میں نہ ہی بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی طرف سے اور نہ ہی آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو کی طرف سے کوئی بیان سامنے آیا ہے۔ یہ بات ضرور ہے کہ جنتا دل یو کے لیڈران وقف ترمیمی بل معاملے میں منقسم دکھائی دے رہے ہیں، اور تیلگو دیشم پارٹی بھی مسلمانوں کو ناراض نہیں کرنا چاہے گی۔ قابل ذکر ہے کہ وقف ترمیمی بل پر جنتا دل یو لیڈر اور مرکزی وزیر للن سنگھ نے لوک سبھا میں اپنی بات رکھتے ہوئے کہا تھا کہ وقف بورڈ قانون سے بنا ادارہ ہے اور قانون سے بنا کوئی بھی ادارہ اگر تاناشاہی رویہ اختیار کرے گا تو اس میں شفافیت لانے کا حق حکومت کو ہے۔ اس لیے وقف ترمیمی بل 2024 کو منظور کیا جانا چاہیے۔ اس سے وقف بورڈ میں شفافیت پیدا ہوگی۔ ساتھ ہی انھوں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ یہ اچھی بات ہے جو جے پی سی تشکیل دی گئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت کی منشا صاف ہے اور وہ وسیع تبادلہ خیال چاہتی ہے۔

ہندوستان کی معاشی رفتار برقرار

نئی دہلی: مانسون میں بے ضابطگی کے باوجود ہندوستان کی معاشی رفتار برقرار ہے اور معاشی تجزیہ میں 5.6 سے 0.7 فیصد کی جی ڈی پی (مجموعی گھریلو پیداوار) شرح ترقی کا اندازہ کیا جارہا ہے۔ وزارت مالیات کی طرف سے جمعرات کو جاری رپورٹ میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ جولائی کی ماہانہ معاشی تجزیہ کے مطابق ہندوستانی معیشت نے مالی سال 25-2024 کے پہلے چار ماہ میں اپنی رفتار بنائے رکھی ہے۔ وزارت مالیات کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ رواں مالی سال 25-2024 کے پہلے چار (اپریل-جولائی) ماہ میں جی ایس ٹی کلیکشن میں قابل ذکر اضافہ ہوا ہے۔ یہ ٹیکس بنیاد کی توسیع اور معاشی سرگرمیوں میں اضافہ کی وجہ سے ممکن ہوا۔

بدلاپور عصمت دری معاملہ
ہائی کورٹ نے پولیس کو لگائی پھٹکار

ممبئی:22/اگست (ایجنسیز) مہاراشٹر کے بدلاپور میں نابالغ لڑکیوں کی عصمت دری کے معاملے میں آج بامبے ہائی کورٹ میں سماعت ہوئی۔ ہائی کورٹ نے اس معاملے کے سلسلے میں پولیس کی کارروائی پر برہمی کا اظہار کیا۔ اس نے پولیس کی سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ آپ اس کو اتنے ہلکے میں کیسے لے سکتے ہیں؟ ہائی کورٹ نے ایف آئی آر درج کرنے میں تاخیر پر بھی پولیس کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ ہائی کورٹ نے نابالغ لڑکیوں کو جنسی طور پر ہراساں کیے جانے کو حیران کن قرار دیتے ہوئے کہا کہ لڑکیوں کی حفاظت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا۔ جسٹس ریوتی موہتے ڈیرے اور پرتھوی راج چوہان کی ڈویژن بنچ نے کہا کہ اسکول کے عہدیداروں کے خلاف کارروائی کی جانی چاہئے کیونکہ اس واقعہ کی اطلاع ہونے کے باوجود رپورٹ درج نہیں کرائی گئی۔ عدالت نے اس واقعہ کا ازخود نوٹس لیا تھا، جہاں 12 اور 13 اگست کو تھانے ضلع کے بدلاپور میں دو چار سالہ بچیوں کے ساتھ ایک مرد اٹینڈنٹ کے ذریعہ جنسی زیادتی کی گئی۔ عدالتی دستاویزات کے مطابق کیس کی ایف آئی آر 16 اگست کو درج کی گئی تھی اور ملزم کو 17 اگست کو گرفتار کیا گیا تھا۔ اس معاملے پر بنچ نے کہا کہ یہ جان کر حیرت ہوئی کہ بدلاپور پولیس نے معاملے کی صحیح طریقے سے جانچ نہیں کی۔ عدالت نے سوال کیا کہ اس طرح کے سنگین معاملات جہاں تین اور چار سال کی بچیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کی گئی ہو، پولیس اسے اتنے ہلکے سے کیسے لے سکتی ہے؟ عدالت نے مزید کہا کہ اگر اسکول محفوظ مقامات نہیں ہیں تو کیا کیا جائے؟ تین اور چار سال کے بچوں نے کیا کیا؟ یہ بالکل چونکانے والا معاملہ ہے۔" بنچ نے کہا کہ بدلاپور پولیس نے جس طرح کیس کو سنبھالا اس سے وہ بالکل خوش نہیں ہے۔ ہائی کورٹ نے مزید کہا کہ ہماری دلچسپی صرف یہ ہے کہ متاثرہ لڑکیوں کو انصاف ملے اور پولیس کو بھی اس میں دلچسپی ہونی چاہیے۔

'15 دنوں میں سزا ملے ایسا قانون بنائیں'
عصمت دری کے بڑھتے واقعات پر ممتا بنرجی نے پی ایم مودی کو لکھی چٹھی

کولکتہ:22/اگست (ایجنسیز) مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے ملک بھر میں عصمت دری کے بڑھتے واقعات پر اظہارِ فکر کرتے ہوئے جمعرات کو پی ایم مودی کے نام ایک خط لکھا ہے۔ اس خط میں ممتا بنرجی نے عصمت دری جیسے شرمناک معاملوں میں ملوث ملزمین کے لیے 15 دن کے اندر سخت سزا کا قانون بنانے اور خواتین کو محفوظ ماحول فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کولکاتا کے آر جی کر میڈیکل کالج میں زیر تربیت خاتون ڈاکٹر کی عصمت دری اور قتل پر جاری ہنگامہ کے درمیان وزیر اعلیٰ ممتا کے چیف صلاحکار الپن بندو پادھیائے نے جمعرات کو ایک بیان جاری کر بتایا کہ ممتا بنرجی نے وزیر اعظم کو ایک چٹھی لکھی ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ "میں آپ کے توجہ میں لانا چاہتی ہوں کہ ملک بھر میں عصمت دری کے واقعات لگاتار بڑھ رہے ہیں اور دستیاب اعداد و شمار کے مطابق کئی معاملوں میں عصمت دری کے ساتھ قتل بھی کیا جاتا ہے۔ یہ دیکھنا خوفناک ہے کہ ملک بھر میں روزانہ تقریباً 90 عصمت دری کے واقعات پیش آتے ہیں۔ اس سے سماج اور ملک کا بھروسہ اور شعور ڈگمگاتا ہے۔ ہم سبھی کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس جرم کو ختم کریں، تاکہ خواتین محفوظ محسوس کر سکیں۔" اس خط میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ "خواتین خود کو محفوظ محسوس کریں، اس کے لیے اس طرح کے سنگین اور حساس ایشو کو وسیع طریقے سے مخاطب کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسے بہیمانہ جرائم میں شامل اشخاص کے خلاف سخت سزا کا التزام کرتے ہوئے سخت مرکزی قانون بنایا جائے۔ فوری انصاف یقینی بنانے کے لیے ایسے معاملوں میں فوراً سماعت کے لیے فاسٹ ٹریک خصوصی عدالتوں کے قیام پر بھی مجوزہ قانون میں غور کیا جانا چاہیے۔ ایسے معاملوں میں سماعت 15 دنوں کے اندر پوری کی جانی چاہیے۔" آج ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری اور پارٹی کے لوک سبھا رکن ابھشیک بنرجی نے بھی سبھی ریاستی حکومتوں سے اپیل کی کہ وہ ملک میں ایک وسیع عصمت دری مخالف قانون بنانے کے لیے مرکزی حکومت پر دباؤ ڈالیں۔ ابھشیک بنرجی نے 'ایکس' ہینڈل پر لکھا ہے کہ گزشتہ 10 دنوں کے دوران جب پورا ملک اس ماہ کی شروعات میں کولکاتا کے آر جی کر اسپتال میں ایک خاتون جونیئر ڈاکٹر کے ساتھ ہوئی عصمت دری اور قتل پر احتجاجی مظاہرہ کر رہے ہے، تب اسی مدت میں ملک کے مختلف حصوں میں 900 عصمت دری کے واقعات درج کیے گئے ہیں۔ ابھشیک بنرجی آگے لکھتے ہیں کہ افسوسناک طریقے سے مستقل حل سے متعلق اب بھی وسیع پیمانے پر تبادلہ خیال نہیں ہوا ہے۔ روزانہ 90 عصمت دری کی رپورٹ، ہر گھنٹے 4 اور 15 منٹ میں 1، ایسے میں نتیجہ خیز کارروائی کی فوری ضرورت ہے۔

ایمس دہلی کے ریزیڈنٹ ڈاکٹروں کی 11 روزہ ہڑتال ختم

نئی دہلی: کولکاتا کی ٹرینی ڈاکٹر سے عصمت دری اور قتل کے خلاف گزشتہ 11 دنوں سے جاری دہلی ایمس (آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز) کے ریزیڈنٹ ڈاکٹروں کی ہڑتال اب ختم ہوگئی ہے اور تمام ڈاکٹروں نے کام پر واپس آنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ڈاکٹروں کے اس فیصلے کے بعد ایمس کے مریضوں کو بڑی راحت ملی ہے۔ ایک پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے ایمس نے کہا کہ قوم کے مفاد میں اور عوامی خدمت کے جذبے کے تحت ایمس کے ڈاکٹروں نے 11 دن کی ہڑتال کے بعد کام پر واپس آنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہڑتال کی وجہ سے اس ممتاز طبی ادارے کی متعدد خدمات معطل ہوگئی تھیں۔ یہ ہڑتال 11 اگست 2024 کو شروع ہوئی تھی اور ڈاکٹروں کی جانب سے کام کے حالات میں بہتری اور ڈاکٹروں کی فلاح و بہبود جیسے مسائل اٹھائے جارہے تھے۔

سیبی کی چیئر پرسن مادھبی پوری جانچ پوری ہونے تک اپنا عہدہ چھوڑیں: سچن پائلٹ

لکھنؤ:22/اگست (ایجنسیز) کانگریس جنرل سکریٹری سچن پائلٹ نے سیبی کی چیئر پرسن اور اڈانی گروپ کے تعلقات کے سلسلے میں مبینہ گھپلے کی جانچ جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) سے کرانے کے مطالبے کا اعادہ کیا۔ پائلٹ نے بدھ کو یہاں میڈیا نمائندوں سے کہا کہ کچھ دن پہلے ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ جس میں سیبی کی چیئر پرسن (مادھبی پوری بچ) اور اڈانی گروپ کے تعلقات کے سلسلے میں گھپلے کی بات سامنے آئی جس کی جانچ کے لئے سیبی کے ذریعہ جو جانچ کی گئی، اس حقائق پر مبنی رپورٹ میں تاخیر ہوئی اور مرکزی حکومت نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ کانگریس اور انڈیا اتحاد نے اس معاملے کی جانچ جے پی سی سے کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ رپورٹ کے مطابق ہزاروں کروڑ کے گھپلے کی جے پی سی سے جانچ کرایا جائے۔ جانچ پوری ہونے تک سیبی کی چیئر پرسن استعفیٰ دیں۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے اسے نوٹس لے کر مرکزی حکومت سے کہا کہ اس کی جانچ کرائیے۔ اب سوال یہ ہے کہ جو لوگ اس معاملے میں مشتبہ ہے اس سے جانچ کی غیر جانبداری اور شفافیت کیا ہوگا۔ سیبی کی ... والدجن کے ساتھ مل کر کاروبار کرتے ہیں جس میں سیبی چیئر پرسن مشتبہ ہیں ایسے میں راہل گاندھی، ملکارجن کھڑگے اور انڈیا اتحاد کے سبھی اراکین نے جے پی سی کا مطالبہ کیا ہے تاکہ جے پی سی سے جو رپورٹ میں گھپلے کی بات آئی ہے اس کے حقائق تک پہنچا جاسکتا ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ ہم لوگ پارلیمنٹ اور پارلیمنٹ کے باہر حکومت پر دباؤ بنائیں گے کہ سیبی کے چیئر پرسن کو استعفیٰ دینا پڑے گا۔ کیونکہ بہت ہی سنگین الزامات لگے ہیں اور آپ انہیں انکار نہیں کر سکتے۔ کروڑوں سرمایہ کار جن کا نقصان ہوا ہے سیبی کی ذمہ داری ہے اسے اس کا جواب دینا کی ذمہ داری ہے۔ جے پی سی کی جانچ ہو تاکہ ملک کے سامنے سچائی سامنے آ سکے۔ پریس کانفرنس میں ریاستی کانگریس صدر اجے رائے، کانگریس کمیٹی کے سکریٹری، سہ انچارج دھیرج گرجر، سابق وزیر نسیم الدین صدیقی، میڈیا ڈپارٹمنٹ کے وائس چیئر پرسن منیش ہندوی بھی موجود رہے۔

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
23 Aug. 2024

وقف ایکٹ کی مجوزہ ترمیمات - اندیشے ومضمرات

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی
(نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ)

وقف ایکٹ 1995 اور 2013 میں جو مجوزہ ترمیمات ہیں اور جسے بل کی شکل میں مرکزی کابینہ کی منظوری کے بعد وزیر برائے اقلیتی امور کرن رجیجو نے ۸ / اگست ۲۰۲۴ء کو پارلیامنٹ میں پیش کردیا، حزب مخالف نے اس بل کی شدید مخالفت کی، پارلیامنٹ میں حکمراں جماعت نے اسے منظور کرانے کی پوری تیاری کرلی تھی، جبکہ انڈیا اتحاد کی پارٹیوں نے مدلل مخالفت کی تیاری کرر کھی تھی، سارا کھیل حکومت کا ان دو بیساکھیوں پر ٹکا ہوا تھا، جس میں سے ایک کی قیادت نتیش کمار کرتے ہیں اور لوگ جے ڈی یو سے جانتے ہیں، دوسری بیساکھی تیلگو دیشم پارٹی کی تھی، جس کی باگ ڈور چندرا بابو نائیڈو کے پاس تھی، جے ڈی یو کے نمائندہ للن سنگھ بل کی حمایت میں زبردست بیان دے چکے تھے، یہی وہ وقت تھا جب وزیر اعلیٰ بہار کو وقف بورڈ کے چیرمین اور وزیر اقلیتی فلاح صورت حال سے واقف کرارہے تھے، لیکن تب تک بہت دیر ہوچکی تھی، آپسی صلاح ومشورہ سے جے ڈی یو اور تیلگو دیشم کے ارکان کو فوری طور پر یہ پیغام بھیجا گیا کہ وہ بل کی حمایت کے بجائے اسے "جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی" کو بھیجنے کی رائے دیں، ادھر حزب مخالف بھی اس پر اڑا، مسلم پرسنل لا بورڈ کی وقف ایکٹ سے متعلق ترمیمات کی حقیقت سے ارکان پارلیمان کو واقف کرانے کی مہم بھی کام آئی، حکومت کو منہہ کی کھانی پڑی اور مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (JPC) کو مجوزہ ترمیمات غور وفکر کے لیے دے دیا گیا، پہلی بار ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کمیٹی بنانے میں کھیل نہیں کھیلا گیا ہے، اکتیس افراد پر ارکان پارلیمان اور راجیہ سبھا سے جو نام لیے گیے ہیں، اس سے اچھی توقعات بندھی ہیں، گو اس کمیٹی کا چیرمین بی جے پی کے جگدنبا پال کو بنایا گیا ہے، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ذمہ داران تمام ارکان سے فردا فردا مل کر ان کے سامنے اوقاف کے بارے میں اسلامی موقف رکھنا چاہتے ہیں تاکہ جن دماغوں میں گرد بھری ہوئی ہے یا بھر دی گئی ہے اس کو صاف کیا جاسکے۔ JPC میں جب کوئی معاملہ ڈالا جاتا ہے تو عمومی روایت کے مطابق اسے سرد بستے میں ڈالنا کہتے ہیں، لیکن اس بل کے بارے میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ پارلیامنٹ کے سرمائی اجلاس سے پہلے اس کی رپورٹ آجانی چاہیے، ہوسکتا ہے اس کمیٹی کی مدت کار بڑھادی جائے۔ سرکاری معاملات میں ایسا ہوتا رہا ہے اور یہ روایت انتہائی قدیم ہے، ہمیں اللہ سے بہتری کی دعا کرنی چاہیے اور مشترکہ پارلیمانی ارکان سے حقائق کے مطابق نتیجے تک پہونچنے کی امید رکھنی چاہیے۔

وقف ایکٹ 1995 اور 2013 میں جو مجوزہ ترمیمات بل کی شکل میں زیر غور ہیں اس کا تعلق وقف کے نام سے اس کی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی حقیت، انتظام وانصرام، اختلافی صورت حال میں سماعت اور مقدمات کے تصفیے وقف کی آمدنی کے خرچ کرنے اور وقف بورڈ کے اختیارات کو کم کرنے جیسے بنیادی مسائل سے ہے، ان ترمیمات کی منظوری سے سب کچھ بدل کر رہ جائے گا، جن کاموں کے لیے وقف کیا گیا ہے اس کے علاوہ سرکار اپنی صوابدید سے وقف کی آمدنی کو خرچ کرسکے گی، اور اسکی آراضی کا استعمال وزیر اعظم رہائشی اسکیم کے لیے کیا جاسکے گا، یہ ایک نازک معاملہ ہے، اس لیے ان ترمیمات کا جائزہ ذرا تفصیل سے لینا چاہیے، بل میں درج ترمیمات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کو دو لفظ سے ایکٹ میں اختلاف ہے، ایک تو "وقف" دوسرے "مسلم" چنانچہ جہاں جہاں یہ دولفظ تھے ان کو ممکنہ حد تک بدلنے کی کوشش کی گئی ہے، جہاں ممکن نہیں ہوا وہاں اتنے الفاظ اس کے ساتھ جوڑ دیے گیے ہیں کہ اس میں حکومت کے ذریعہ من مانی کی راہ نکل آتی ہے، پہلے "وقف ایکٹ مختصر سا نام تھا، اب اس کو بدل کر UNIFIED WAQF EFICIENCY AND, EMPOWERMENT,MANAGEMENT DEVELOPMENT رکھا گیا ہے، وقف ایکٹ میں شیعہ سنی تو پہلے سے ہی تھے، اب اس میں آغا خانی، اور بوہرہ وقف کو بھی شامل کرلیا گیا ہے، پہلے سات سے گیارہ ممبر ہوتے تھے، جو سب کے سب مسلمان ہوتے تھے، صرف چیرمین کے غیر مسلم ہونے کی گنجائش تھی، لیکن اب سات ارکان غیر مسلم ہوسکتے ہیں، بقیہ ممبران کا بھی مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے، کیوں کہ دو ارکان پارلیامنٹ اور ایک راجیہ سبھا کے رکن وقف بورڈ کے ممبر ہوں گے، ممبران کے لیے بل میں مسلم کی قید کا اضافہ نہیں ہے، اس لیے گنجائش بنتی ہے کہ یہ تینوں بھی غیر مسلم ہوں اور حکومت ان کو نامزد کردے، البتہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے دو جج، ایک وکیل، چار ارکان قومی سطح کے مالیاتی ادارے، حکومت کے ایڈیشنل یا جوائنٹ سکریٹری یہ مسلمانوں میں سے ہوں گے، نیز دو خاتون ارکان کے بارے میں صاف لکھا گیا ہے کہ وہ غیر مسلم ہوسکتی ہیں۔ اور عہدے کی بنیاد پر جن کو ممبر بنایا جائے گا اگر وہ مسلم سماج سے نہیں پائے جائیں گے تو ان کی جگہ پر دوسرے بھی لیے جاسکتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ اتر پردیش کیرالہ، کرناٹکا، تملناڈو اور دوسری ریاستوں میں دیگر مذاہب کے جو نیاس، خیراتی ادارے وغیرہ ہیں ان میں کوئی مسلمان ممبر نہیں ہوسکتا جس کی صراحت HINDU RELLIGIOUS,HINDU ENDOWMENT ACT GRUDWARA PARBANDHAK SAMITI,PLOUS ACT موجود ہے، گردوارہ پربندھک کمیٹی، رام مندر ٹرسٹ وغیرہ میں کیا حکومت کسی مسلمان کو بحیثیت رکن شامل کرے گی یقینا ایسا ممکن نہیں ہے تو مسلمانوں کے وقف میں کیوں غیر مسلم ارکان کو حکومت جگہ دینا چاہتی ہے۔ ریاستی وقف بورڈ کی تشکیل میں بھی ارکان بورڈ کے ذریعہ صدر کے انتخاب کی جگہ ریاستی حکومت کے ذریعہ چیئرمین کے نامزدگی کی بات کہی گئی ہے جبکہ ملک کی دیگر ریاستوں میں ہندو مذہب کی جائیداد، انتظام وانصرام میں حکومت کے دخل کی اجازت نہیں ہے اور کمیٹی میں ہندو ارکان کا ہونا لازم ہے تو پھر وقف قانون سے مسلم ہونے کی قید کیوں ہٹائی جارہی ہے یہ انتہائی قابل غور مسئلہ ہے یہاں بھی ایکس آفیسیو کے علاوہ 7 سے 11 ممبر غیر مسلم ہوسکتے ہیں، ظاہر ہے جو لوگ ایک ملک، ایک انتخاب، ایک ملک ایک کرنسی کی بات کرتے ہیں ان کے نزدیک ایک ہی طرح کے معاملات میں دو طریقے کار کا کیا جواز ہوگا۔

ترمیمات میں Significance of Waqf کو حذف کردیا گیا ہے جیسا کہ بل کے عنوان سے ظاہر ہے۔ اس بل میں اوقاف کی منقولہ وغیر منقولہ جائداد یا اس کے کسی خاص حصے کی منتقلی حکومتی اداروں کے ذریعے حکومت کو کی جاسکتی ہے حالانکہ راجندر سنگھ سچر کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق پہلے ہی اوقاف کی جائیداد کے بڑے حصے پر حکومت نے اپنے دفاتر، ہوٹل، وغیرہ بنار کھے ہیں، جس سے اس کی وقف کی حیثیت ختم ہوکر رہ گئی ہے، اس ترمیم کو قبول کرنے کا مطلب ہوگا کہ ضلع مجسٹریٹ اور ریاستی حکومتوں کے عہدیدار اس بات کے مجاز ہوجائیں گے کہ وہ کسی بھی وقت اوقاف کی جائیداد کو حکومت کی ملکیت قرار دے کر اس پر قبضہ کرلیں۔ بل میں اوقاف کی جائیداد کو حکومت اپنی نگرانی میں رکھنے کے لیے اوقاف کا ایک ڈیٹا بیس یا پورٹل سسٹم بنائے گی جس میں رجسٹریشن کرنے کرانے، حساب کی دیکھ ریکھ، آڈٹ اور دیگر تفصیلات اوقاف اور وقف بورڈ سے متعلق اس میں موجود ہوں گی اور یہ مرکزی حکومت کے ذریعے کیا جائے گا۔ حالانکہ اوقاف کی جائیداد اللہ تعالی کی ملکیت ہے اور مسلمانوں کے مفادات کے لیے ہے، اس لیے اس کو مرکزی حکومت کے بجائے مسلمانوں کے ذریعہ کنٹرول کیا جانا چاہیے۔ اوقاف کی حفاظت کا یہی ایک راستہ ہے، ورنہ حکومت نے جس طرح ونوبا بھاوے کی "بھودان تحریک" کے نتیجے میں حاصل شدہ آراضی کو برباد کردیا کہ اب اس کا وجود ختم ہوکر رہ گیا ہے، اوقاف پر حکومت کے کنٹرول کا نتیجہ بھی یہی ہوگا۔ سیکشن - 1 میں کلاز "ک" کے بعد نئے بل میں یہ اضافہ کیا گیا ہے۔ سیکشن 1 کے کلاز (R) میں یہ بات کہی گئی ہے کہ اسی واقف کا وقف معتبر ہوگا جس کو اسلام لائے ہوئے پانچ سال گزر گئے ہوں یہ غیر ضروری شرط اس لیے لگائی گئی ہے کہ اس مسلمان کو کسی طرح محنت کرکے گھر واپسی کے لیے تیار کیا جاسکے، حکومت کو شاید یہ معلوم نہیں کہ جو مسلمان ہوجاتا ہے، وہ عموما پوری زندگی مسلمان ہی رہتا ہے، اس کا فیصلہ وقتی اور جذباتی نہ تو اپنے بارے میں ہوتا ہے اور نہ ہی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کے بارے میں، یہ غیر ضروری اس لیے بھی ہے کہ اگر کوئی مذہب تبدیل کرکے ہندومت اپنالے اور کسی رفاہی کام کے لیے اپنی جائیداد دے تو حکومت یہ نہیں کہتی کہ ابھی اس کو ہندو مذہب میں آئے پانچ سال نہیں ہوئے ہیں، اس لیے اس کا یہ "دان" قبول نہیں کیا جاسکتا۔ سیکشن-3 کے سب کلاز (i) میں متولی کی تعریف میں تبدیلی کی گئی اور اسے سیکشن 50A کا حصہ بنایا گیا ہے۔ متولی کی نئی تعریف کے سارے پہلو منفی ہیں اور اسے وقف ایڈمنسٹریٹر کا پچھلگوا بنا کر رکھ دیا گیا ہے، جبکہ متولی یا تو واقف خود ہوتا ہے، یا وہ کسی کو نامزد کرتا ہے یا حلقہ کے عام مسلمانوں کے ذریعہ اس کا انتخاب ہوا کرتا ہے، ریاستی وقف بورڈ کے دائرے میں صرف اور صرف متولی اور بنائی گئی کمیٹی کو اپروول دینا تھا، نہ کہ متولی کی تعیین۔ سیکشن-3 کے سب کلاز (iv) میں "ویلفیئر" لفظ کے بعد بیوہ، مطلقہ عورتیں، یتامیٰ کو بھی شامل کیا گیا ہے، جن کی تعیین مرکزی حکومت کرے گی، یعنی ویلفیئر کے مطلب میں یہ سب بھی شامل ہوں گے، اوقاف کی آمدنی رفاہ عام کے نام پر ان پر بھی خرچ کیا جائے گا، اسلام میں بیوہ، مطلقہ عورتیں اور یتامیٰ جن کی دیکھ ریکھ کرنے والا کوئی نہ ہو، اس کی خبر گیری کرنا بڑا کار ثواب ہے، اور ایسے لوگوں کو جنت کی بشارت دی گئی ہے، اسے کرنا چاہیے، لیکن وقف کی آمدنی سے نہیں، واقف نے اسی کام کے لیے کوئی جائیداد وقف کی ہو تب تو بات دوسری ہے اور شرعی طور پر ان امور میں اس کی آمدنی سے خرچ کیا جائے گا، لیکن اگر واقف نے اپنی جائیداد مسجد، مدرسہ، خانقاہ، عیدگاہ، مزارات وغیرہ کے لیے وقف کیا ہے تو اس کی آمدنی واقف کی منشا کے مطابق ہی خرچ کی جاسکتی ہے اور ان بے سہارا لوگوں پر خرچ کرنے کے لیے دوسری شکل نکالی جائے گی یہ ترمیم دستور کی دفعہ 26 اور 29 کے بھی خلاف ہے اس لیے اسے تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔

سیکشن-3 میں 3C کا اضافہ کرکے یہ کہا گیا ہے کہ اگر کلکٹر کسی جائیداد کے بارے میں یہ یقین رکھتا ہے کہ حکومت کی جائیداد ہے، تو وہ رینیو ریکارڈ میں اصلاح کرکے ریاستی حکومت کو باخبر کرے گا۔ پہلے یہ کام سروے کمشنر کے ذریعے ہوتا تھا، اب یہ کام کلکٹر کے حوالہ کردیا گیا ہے۔ سروے کمشنر بھی حکومت کا ہی آدمی ہوتا ہے، اس لیے یہ ایک غیر ضروری تبدیلی ہے، یہ تبدیلی سرکار اس لیے کرنا چاہتی ہے تاکہ وقف کے سلسلے میں فیصلے کی قوت اور طاقت کا ارتکاز کلکٹر کے پاس آجائے۔ اسی سیکشن میں (4)3C کا بھی اضافہ کیا گیا ہے کہ جب کلکٹر فیصلہ کرکے ریاستی حکومت کو باخبر کردے گا تو رپورٹ کی کاپی کے ساتھ ریاستی حکومت اسے وقف بورڈ کو فراہم کرائے گی، اور وقف بورڈ کلکٹر کے فیصلے کے مطابق اپنے ریکارڈ میں ترمیم کرے گا۔ یہ مذہبی معاملات میں حکومت کی دخل اندازی ہے۔ جو دستور ہند کے دفعہ 25، 26 اور 29 کی کھلی خلاف ورزی ہے سیکشن-4 میں ترمیم کرکے سروے کرانے کا اختیار کلکٹر کو دے دیا گیا ہے، حالانکہ وقف بورڈ میں سروے کمشنر کا انتظام پہلے سے ہی موجود ہے اسی کو برقرار رکھنا چاہیے۔ کام کی تقسیم سے کام وقت پر ہوتا ہے، جلدی ہوتا ہے، کلکٹر پر پہلے سے ہی کاموں کا بوجھ ہوتا ہے اس لیے عام حالتوں میں سروے کا کام پس پشت چلا جائے گا۔ سیکشن (1)6 میں وقف ٹربیونل کے اختیارات کو سمیٹ کر اس کے فیصلے کی اہمیت کو ختم کردیا گیا ہے، سیکشن 7 میں ٹربیونل میں اپیل کے لیے جو محدود وقت دیا جاتا تھا اس کے حد کو بھی ختم کردیا گیا ہے، مطلب صاف ہے کہ جھگڑا لگانے، وقف کی جائیداد کو ہڑپنے کے لیے جب چاہے کوئی اپیل میں جاسکے گا، حالانکہ عدالت تک میں اپیل کی مدت مقرر ہوتی ہے اور اگر مقررہ مدت میں کسی نے اپیل نہیں کیا تو سمجھا جاتا ہے کہ فریق ثانی کو اس معاملے میں کچھ نہیں کہنا ہے اور فیصلہ ہر دو فریق کے لیے قابل قبول ہے۔ سیکشن 20A میں وقف بورڈ کے چیئرمین کو عدم اعتماد کی تحریک لاکر ہٹایا جاسکتا تھا، اس دفعہ کو ختم کردیا گیا ہے، اس سے چیئرمین میں آمریت آنے کا خطرہ ہے، یوں بھی ایک جمہوری طریقہ کار کو ختم کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا ہے۔ سیکشن (1)23 میں یہ بات تھی کہ بورڈ میں ایک کل وقتی چیف ایگزیکیٹیو آفیسر ہوگا، جو مسلمان ہوگا، ریاستی حکومت کے ذریعہ آفیشیل گزٹ میں نوٹیفیکیشن کے ذریعہ بحال ہوگا۔ وقف بورڈ دو افراد کا پینل سرکار کو بھیجے گا، جو ڈپٹی سکریٹری رینک کا ہوگا، اس سیکشن میں دو تبدیلی کی گئی ہے۔ ایک یہ کہ مسلم ہونے کی قید کو ہٹا دیا گیا ہے، نئی ترمیم میں Who Shall be a Muslim کو حذف کردیا گیا ہے۔ دوسری تبدیلی ڈپٹی سکریٹری کی جگہ ریاستی حکومت میں جوائنٹ سیکرٹری کو اس عہدے کا مجاز قرار دیا گیا ہے۔ اس طرح دو سیڑھی CEO کے عہدے کے لیے آگے کیڈر کو بڑھا دیا گیا ہے۔ حالانکہ جب اوقاف مسلم کاز کے لیے ہیں، تو اس کا CEO مسلمان کو ہی ہونا چاہیے۔ سیکشن (1) 32 میں واقف کی منشا کے مطابق ہی بورڈ کام کرے گا اور وقف کی کل آمدنی اسلام مذہب کی تعلیمات اور روایات کے مطابق ہی خرچ کی جاسکے گی، اس دفعہ کو سرے سے حذف کردیا گیا ہے، کیونکہ حکومت اپنی مرضی سے وقف کی جائیداد دوسروں کو منتقل کرنے اور اس کی آمدنی میں خرد برد کا ارادہ رکھتی ہے، اس دفعہ کے حذف ہونے سے وقف کی بنیاد پر ایسی تیشہ زنی کی گئی ہے کہ وقف کی کوئی اہمیت ہی باقی نہیں رہے گی، اس دفعہ میں یہ بات بھی کہی گئی تھی کہ قانون وضع کرنے والی ایجنسی بھی قانون بنانے سے پہلے اور بعد وقف ایکٹ میں دی گئی تفصیلات کو سامنے رکھ کر ہی قانون بنائے گی، اس کو حذف کردیا گیا ہے تاکہ مرکزی حکومت اوقاف میں منمانی دخل اندازی اور وقف کے مفادات کو متاثر کرنے والے قانون سازی کے لیے دروازہ کھل جائے۔ اسی سیکشن کے کلاز (3) میں یہ بات کہی گئی ہے کہ ٹربیونل کا فیصلہ آخری ہوگا اس کو حذف کردیا گیا ہے، تاکہ کلکٹر کو سارے اختیارات تفویض کیے جاسکیں، جبکہ ٹربیونل بھی سرکار ہی بناتی ہے جس میں ایک ریٹائرڈ جج اور دو جوائنٹ سکریٹری رینج کے ارکان ہوتے ہیں، گویا یہ تین نفری بینچ ہے، جو اوقاف سے متعلق تنازعات کو سننے اور فیصلے کا اختیار رکھتا ہے ٹربیونل کے فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی جاتی رہی ہے، یہ بات سوچ سے باہر ہے کہ سرکار کو اپنے قائم کردہ ٹربیونل پر بھی بھروسہ نہیں ہے۔ سیکشن (4)33 کے تحت ٹربیونل کو پہلے بھی کسی پینڈنگ معاملہ کو ختم کرنے کا اختیار نہیں تھا، یہ کام سب سیکشن 3 کے تحت چیف ایگزیکیٹو افسر کے ذریعے کیا جاتا تھا، اس کو سرے سے مجوزہ ترمیم میں حذف کردیا گیا ہے۔ اس طرح ٹربیونل کے اختیارات میں تخفیف کردی گئی ہے، اگر یہ ضروری ہے تو حکومت کو ہندوستان میں ستر سے زائد ٹربیونل کے اختیارات کو بھی کم کرنے کے لیے بل لانا چاہیے۔ سیکشن (4)36 سے ان الفاظ کو حذف کیا گیا ہے جن میں وقف 1995 اور 2013 میں استعمال کی بنیاد پر اسے وقف مان لیا گیا تھا، یہ کام سکشن 3 کے (V)(1) میں "یا تو زبانی" کے الفاظ کو حذف کرکے بھی کیا گیا ہے، اس سے قبل کے دفعات میں بھی "کوئی شخص" کو ہٹا کر" کوئی بھی ایسا شخص" کے الفاظ سے زبانی وقف کو خارج کردیا گیا ہے، اس کے حذف کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ جو زبانی اوقاف ہیں، اور جن کا استعمال زمانۂ قدیم سے مسجد، مدرسہ وغیرہ کے لیے ہورہا ہے، اس کی حیثیت کو تسلیم نہیں کیا جائے گا اور سرکار اسے غیر موقوفہ مان کر اپنی تحویل میں لے لے گی، یہ کام غیر قانونی طریقے سے سرکار پہلے بھی کرتی رہی ہے، چنانچہ جن مستعمل موقوفہ آراضی کا سروے نہیں ہوا تھا، سب کو سروے کرنے والوں نے غیر مزروعہ عام بہار سرکار کردیا اور جس کام کے لیے ابھی استعمال ہورہا ہے اس کو قوسین میں لکھدیا، جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس زمین کا فی الوقت کیا مصرف ہے، لیکن اس اندراج کی وجہ سے اسے سرکار اپنی جائیداد ہی مانتی ہے، موقوفہ نہیں۔ سیکشن (7)36 میں جو مجوزہ ترمیم ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی کو وقف کرنا ہے تو وہ وقف بورڈ کے پاس (سارے کاغذات اور شواہد کے ساتھ کہ وہ زمین اس کی ملکیت ہے) درخواست دے گا کہ اسے رجسٹرڈ کیا جائے، وقف بورڈ کے پاس صرف اس قدر اختیار ہوگا کہ انکوائری وغیرہ کرا کر اس کی قدر و قیمت وغیرہ کی تعین کرالے اور اسے کلکٹر کے پاس بھیج دے، اگر اس زمین پر وقف کے خلاف کوئی اپیل کرتا ہے، اور متنازعہ بتاتا ہے، تو اس کی سماعت ہوگی اور سیکشن (A)7 کے مطابق اگر رپورٹ میں اس زمین کا کوئی دعویدار ہے، یا وہ حکومت کی پروپرٹی قرار دی گئی ہے، تو کلی یا جزوی طور پر اس کا رجسٹریشن وقف کی حیثیت سے نہیں ہوسکے گا۔ یہ ترمیم دفعہ 29، 26، 25 کے خلاف ہے اور وقف بورڈ کے اختیارات اور واقف کی منشا کو سلب کرنے کے مترادف ہے۔ یہاں سے یہ بات بھی پختہ ہوگئی کہ تمام آراضی جن پر پہلے بہار سرکار سروے میں لکھ دیا گیا ہے، خواہ وہ جس مصرف میں بھی استعمال ہو، وقف نہیں بہار سرکار کی ملکیت ہوگی۔ بل کے جو مندرجات ہیں اس سے وقف علی الاولاد کی بھی گنجائش باقی نہیں رہے گی، والد وقف کے لیے کاغذ داخل کرے گا، اور کوئی فریق حق وراثت کی بنیاد پر عرضی ڈال دے گا۔ اور معاملہ ختم ہوجائے گا، حالانکہ ہندو کوڈ میں باپ کو یہ اختیار ہے کہ وہ اپنی ساری جائیداد بیٹوں کے نام کرکے بیٹیوں کو کلیۃً محروم کردے، اتراکھنڈ کے یونی فارم سول کوڈ میں بھی اس کی توثیق کی گئی ہے، پھر مسلمانوں کو حکومت کیوں وقف علی الاولاد سے محروم کرنا چاہتی ہے۔ سیکشن (1)47 میں وقف بورڈ کو آڈیٹر کا پینل بنانے اور اسے بحال کرنے کا اختیار تھا، وقف بورڈ کے اس اختیار کو سلب کرکے ریاستی حکومت کے حوالے کردیا گیا ہے پہلے آمدنی کا ڈیڑھ فیصد اس پر خرچ کیا جاسکتا تھا، جس کی تفصیل وقف ایکٹ سیکشن (1)47 کے تحت درج ہے مجوزہ ترمیم میں اسے سرے سے حذف کردیا گیا ہے، اس کی وجہ سے کسی بھی آمدنی وخرچ کی جانچ کے لیے مرکزی حکومت ڈائریکٹ آڈٹ کا حکم کسی بھی وقف کے لیے کسی بھی وقت دے سکتی ہے، مرکزی حکومت یہ کام حکومت ہند کے آڈیٹر جنرل یا کسی بھی افسر کے ذریعے کرا سکتی ہے، حکومت ہند اس کے لیے طریقہ کار بھی وضع کرسکتی ہے، اس ترمیم کے مان لینے پر وقف بورڈ مرکزی حکومت کے ہاتھوں کی کٹھ پتلی بن کر رہ جائے گا۔ یہ 25,2629، دفعہ کے بھی خلاف ہے کیونکہ یہ اقلیت کے معاملات میں پوری دخل اندازی ہے۔ وقف ایکٹ 1995 کا سیکشن (2) 52A، 52A(4) سیکشن 61 اسی سیکشن کا (F)(1)61 سبھی کو حذف کرنے کی تجویز ہے۔ یہ وہ دفعات ہیں، جس سے وقف بورڈ کو وسیع اختیارات ہر معاملہ میں مل رہے تھے، بورڈ کے اختیارات کو محدود اور اس کو مفلوج بنانا، ان کو حذف کرنے کا بنیادی مقصد ہے۔ سیکشن 104 میں وقف کرنے کے لیے مسلمان ہونا ضروری نہیں تھا، کوئی بھی شخص وقف کے ان مقاصد کے لیے اپنی جائیداد وقف کرسکتا تھا، اس دفعہ کو حذف کرنے کی تجویز رکھی گئی ہے، اس کی وجہ سے کوئی غیر مسلم اپنی جائیداد مسلم اوقاف کے مقاصد کے لیے نہیں دے سکے گا، مجوزہ ترمیمات میں سیکشن 107، 108 کو بھی حذف کرنا شامل ہے، ان دفعات کا تعلق بھی وقف بورڈ کے اختیارات سے تھا۔ یہ چند مجوزہ ترمیمات کا تجزیاتی مطالعہ ہے، پورے کا نہیں، پورے کا مطالعہ اور ان کی قانونی وضاحت تو قانون داں حضرت ہی کرسکتے ہیں، یہ چند نکات ہیں، جو بادی النظر میں سمجھ میں آئے اس کا ذکر کردیا گیا ہے، ضرورت محسوس ہوتی تو اس سلسلے کو مزید آگے بڑھایا جائے گا۔

अधिसुचना (कलम 19)

क्र.2021/आरबी/डेस्क-3/भुसं/सिआर-71
जिल्हाधिकारी कार्यालय नांदेड
दिनांक- 9/08/2024

भूमीसंपादन, पुनर्वसन व पुनर्स्थापना करताना उचित नुकसान भरपाई मिळण्याचा आणि पारदर्शकतेचा हक्क अधिनियम, 2013

उपजिल्हाधिकारी भूसंपादन लसिका, जिल्हाधिकारी कार्यालय नांदेड यांनी त्यांचे पत्र जा.क्र. 2021/उपजिअ/लसिका/सिआर-17 नुसार ज्याअर्थी, भूमिसंपादन, पुनर्वसन व पुनर्वसाहत करताना उचित भरपाई मिळण्याचा आणि पारदर्शकतेचा हक्क अधिनियम, 2013 (2013 चा 30) (यात यापुढे ज्याचा निर्देश "उक्त अधिनियम" असा केला आहे) यांच्या कलम 11 च्या पोट कलम (1) द्वारे प्रदान करण्यात आलेल्या अधिकाराचा वापर करुन, राजपत्र **अधिसुचना क्रमांक 29 पान क्र. 1225 व 1226 वर दिनांक 23-29 नोव्हेंबर 2023** अन्वये प्रारंभिक अधिसूचना काढली आहे. आणि त्याद्वारे असे अधिसूचित केले आहे की, यासोबत जोडलेल्या अनुसूची एक मध्ये अधिक तपशीलवार वर्णन केलेल्या जमिनीची, अनुसुची दोन मध्ये अधिक तपशीलवार विनिर्दिष्ट केलेल्या सार्वजनिक प्रयोजनासाठी **कार्यकारी अभियंता, विष्णूपूरी प्रकल्प विभाग क्र. 02 नांदेड** विभागाच्या खर्चाने करण्याची आवश्यकता आहे.

आणि ज्याअर्थी, नांदेड (जिल्हयाच्या) जिल्हाधिका-याने, कलम 15 च्या पोटकलम (2) अन्वये दिलेला अहवाल, कोणताही असल्यास, विचारात घेतल्यानंतर, उक्त सार्वजनिक प्रयोजनासाठी उक्त जमीन संपादित करण्याची आवश्यकता आहे याबाबत त्याची खात्री पटली आहे; आणि म्हणुन, उक्त अधिनियमाच्या कलम 19 च्या पोटकलम (1) च्या तरतुदींन्वये, उक्त सार्वजनिक प्रयोजनासाठी उक्त जमिनीची आवश्यकता आहे असे याद्वारे घोषित करण्यात येत आहे.

आणि ज्याअर्थी, अनुसुची तीन मध्ये अधिक तपशिलवार वर्णन केलेले क्षेत्र हे बाधित कुटुंबियांच्या पुनर्वसन व पुनर्वसाहतीच्या प्रयोजनासाठी "पुनर्वसाहत क्षेत्र" म्हणुन निर्धारित केले असल्याचे याद्वारे घोषित केले जात असून, पुनर्वसन व पुनर्वसाहत योजनेचा सारांश अनुसूची चार मध्ये विनिर्दिष्ट केला आहे;

आणि ज्याअर्थी, उक्त अधिनियमाच्या कलम 3 च्या खंड (छ) अन्वये, समुचित शासन असलेला जिल्हाधिकारी, उक्त अधिनियमान्वये जिल्हाधिका-यांची कार्ये पार पाडण्यासाठी उपजिल्हाधिकारी (भूसंपादन) लसिका, जिल्हाधिकारी कार्यालय नांदेड यास पदनिर्देशित करीत आहे.

अनुसूची - एक
संपादित करावयाच्या जमिनीचे वर्णन

गावाचे नांव: पिंपळगाव मिश्री तालुका : नांदेड जिल्हा : नांदेड

अ.क्र.	भुमापन क्रमांक किंवा गट नंबर	क्षेत्र (हे.आर. मध्ये)
1	77 पै.	0.38
2	77 पै.	0.08
3	77 पै.	0.10
4	77 पै.	0.23
5	78 पै.	0.30
6	50 पै.	0.28
7	79	0.29
8	86 पै.	0.05
9	86 पै.	0.10
10	86 पै.	0.02
11	86 पै.	0.03
12	87 पै.	0.15
13	87 पै.	0.19
14	03 पै.	0.09
15	03 पै.	0.09
16	06 पै.	0.14
17	06 पै.	0.04
18	05 पै.	0.02
	एकूण	2.58 हे.आर.

अनुसूची - दोन
सार्वजनिक प्रयोजनाच्या स्वरुपाबाबत विवरण

प्रकल्पाचे नांव :- आमदूरा उच्च पातळी बंधा-याच्या बूडीत क्षेत्रासाठी मौ.पिंपळगाव मिश्री ता.जि.नांदेड.

प्रकल्पाच्या कामाचे वर्णन:- आमदूरा उच्च पातळी बंधा-याच्या बूडीत क्षेत्रासाठी मौ.पिंपळगाव मिश्री ता.जि.नांदेड.

समाजाला होणारे लाभ :- जलसिंचनासाठीचे पायाभूत सूविधेमध्ये भर पडणार आहे.

अनुसूची - तीन
पुनर्वसाहत क्षेत्राचे वर्णन

गावाचे नांव : पिंपळगाव मिश्री तालुका : नांदेड जिल्हा : नांदेड

अ.क्र.	भुमापन क्रमांक किंवा गट नंबर	क्षेत्र (हेक्टर मध्ये)
	- लागु नाही -	-------

अनुसूची – चार
(पुनर्वसन व पुनर्वसाहत योजनेचा सारांश)

- लागु नाही –

टिप :- उक्त जमिनीच्या आराखडयाचे (नकाशाचे) उपजिल्हाधिकारी (भूसंपादन) लसिका जिल्हाधिकारी कार्यालय नांदेड येथील कार्यालयात निरीक्षण करता येईल.

दिनांक : 09/08/2024
ठिकाण : नांदेड

स्वाक्षरी
जिल्हाधिकारी नांदेड

जिमाका/नां/जाहिरात/५८/२०२४/२०२५

اردو یونیورسٹی میں ڈیجیٹل کتب خانوں پر قومی کانفرنس

حیدرآباد، 22 اگست (پریس نوٹ) سید حامد سنٹرل لائبریری، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام "اے آئی پر مبنی ڈیجیٹل کتب خانے: رسائی اور دریافت کا ارتقائ" کے زیر عنوان ایک قومی کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ پروفیسر دیویکا مدلی، ڈائرکٹر انفلبنیٹ سنٹر مہمانِ خصوصی تھیں اور پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ اپنے خطاب میں پروفیسر دیویکا مدالی نے مصنوعی ذہانت کے ارتقاء اور لائبریری اور معلومات کے شعبے پر اس کے گہرے اثرات کے متعلق تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے پیر کو منعقدہ افتتاحی اجلاس میں بتایا کہ مستقبل میں جہاں لائبریریوں کا تکنیکی فروغ ہوگا وہیں صارفین کو بہتر خدمات وتجربات کی فراہمی کے لیے اے آئی کا استعمال لازمی تصور ہوگا۔ پروفیسر دیپک گرگ نے اپنے کلیدی خطبے میں لائبریریوں میں استعمال ہونے والے اے آئی کی مختلف اپلی کیشنز کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ انہوں نے متعدد امور انجام دینے کے لیے AI کے استعمال کی اہمیت پر زور دیا جس سے لائبریری کی مختلف خدمات کو تقویت مل سکے گی۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارتی خطاب میں لائبریرین کی ذمہ داری کو اجاگر کرتے ہوئے، تعلیمی اداروں میں لائبریریوں کے اہم کردار پر زور دیا۔ انہوں نے لائبریرین حضرات پر زور دیا کہ وہ ڈیجیٹل دور کے ابھرتے ہوئے تقاضوں کے مطابق مصنوعی ذہانت کو اپنائیں۔ ڈیجیٹل کتب خانوں کے موضوع پر منعقدہ اس قومی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کے آخر میں پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے شکریہ ادا کیا۔ کانفرنس کے ڈائرکٹر ڈاکٹر اختر پرویز، سابق یونیورسٹی لائبریرین، جواس وقت جامعہ ہمدرد لائبریری کے ذمہ دار ہیں، نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر فیصل مصطفی، پروگرام ڈائرکٹر اور انچارج لائبریرین، مانو نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ اس موقع پر نمبس 0.4 (Knimbus) نام کے ایک سرچ انجن کا اجراء عمل میں لایا گیا۔

جمعیۃ علماء ضلع رتنا گیری کے وفد کی آئی جی سنجے ہوہتے اور ضلع ایس پی سے ملاقات

وفد نے مہنت گیری راج کے خلاف مقدمہ درج کرا کے کاروائی کے لئے یادداشت پیش کی

رتنا گیری۔ 22/اگست 2024 (پریس ریلیز) آقائے نامدار حضرت محمد مصطفی ﷺ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں گستاخی اور توہین آمیز بیان دینے والے مہنت رام گیری کے خلاف ریاست بھر میں ایف۔آئی۔آر۔درج کرانے کا سلسلہ جاری ہے اسی ضمن میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی ہدایت پر آج یہاں رتنا گیری میں جمعیۃ علماء کے ایک نمائندہ وفد نے آئی ،جی سنجے موہتے صاحب اور ضلع ایس پی دھننجے کلکرنی سے ملاقات کرکے مہنت گیری راج کے خلاف مقدمہ درج کرایا اور اس معاملے میں کڑی کاروائی کرنے کے لئے میمورنڈم پیش کیا اور کیس کو مضبوط کرنے کے لئے شہر کے پانچ لوگوں نے نوشین قاضی، ذکی خان ،فرحان ملا ،سہیل ساکھرکر، الیاس کھوپکیر، اشفاق جھاری کو گواہ بھی بنایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ چند روز قبل مہنت گیری راج نے پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں ایک متنازعہ بیان دیا تھا جس کی وجہ سے مسلم کمیونٹی میں شدید غم وغصہ پایا جا رہا ہے۔ مہاراشٹر کے مختلف علاقوں میں اس کے خلاف مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ اسی پس منظر میں آج رتنا گیری کے آمدار اور پالک منتری جناب ادے سامن کے توسط سے جمعیۃ علماء کے وفد نے آئی ،جی سنجے موہتے اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دھننجے کلکرنی سے ملاقات کی اور ایک تحریری شکایت پیش کی، جس میں متنازعہ بیان دینے والے مہنت کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا جس پر اعلی پولیس آفیسران نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یقین دلایا کہ پیغمبر اسلام کے خلاف توہین آمیز بیانات دینے والوں کے خلاف ضروری کارروائی کی جائے گی ،انہوں نے ماحول کو پر امن بنائے رکھنے کی اپیل کی۔ اس وفد میں جمعیۃ علماء کے اہم ذمہ داران اور مسلم کمیونٹی کے نمایاں افراد مفتی توفیق منصور صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع رتنا گیری، بشیر مرتضیٰ، الطاف سنگا میشوری، علیمی قاضی، سہیل مقادم، ،نوشین قاضی، اور رفیق بیجاپوری اور شہر کے دیگر نوجوان شامل تھے۔

حضرت بی بی فاطمہؓ گرلس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج میں جشن یومِ آزادی

مالیگاؤں رمورخہ 15 راگست 2024ء بروز جمعرات حضرت بی بی فاطمہؓ گرلس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج میں جشن یومِ آزادی نہایت ہی تزک احتشام سے منایا گیا۔ اس تقریب میں رسم پرچم کشائی الحاج شیخ عبدالوہاب عبدالرزاق سر صاحب ڈی لائٹ ایجوکیشنل اسپورٹس اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے فاؤنڈر نے اپنے دست مبارک سے ادا کی۔ انھوں نے پروگرام کی صدارت کے فرائض کو بھی بحسن خوبی نبھائی۔ مہمانان کرام میں یاسین سرجے اے ٹی سینئر کالج، عتیق صدیقی (رہبر دینیات کمیٹی اور سابق ہیڈ مسٹریس سلطانہ آپا اور مدرسہ کے معلمین نے اسٹیج کو زینت بخشی۔ تحریک وتائید صدارت واحدہ میڈم نے پیش کیا۔ تعارف و گل پوشی کے فرائض پرنسپال انصاری اعجاز احمد سر نے احسن طریقے سے نبھائی اور انھوں نے اغراض ومقاصد میں کہا کہ اس ملک پر پورا کا پورا حق ہمارا ہے۔ اسلام آزادی کا مذہب ہے۔ حضرت محمدؐ نے کہا کہ انسان، انسان کا غلام نہیں رہ سکتا۔ مولانا حسرت موہانی، مولانا محمد حسین مدنی علیہ الرحمہ کا بھی تذکرہ کیا اور آزادی کے جیالے علمائے کرام کی قربانیوں کو یاد کیا اور انھیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس تقریب کا آغاز ساتویں جماعت کے حافظہ منتشاء لرحمن خان کی تلاوت سے ہوا۔ حمد ونعت پاک کا نذرانہ پیش کر کے سماں باندھ دیا گیا۔ طالبات کے اعزاز میں گارڈ آف آنر اور Well Come Song پیش کیا گیا۔ ہونہار طالبات نے انگریزی، عربی، اردو تقریریں انتہائی دلنشین انداز میں پیش کر کے مہمانان کا دل موہ لیا۔ بعدازاں پانچویں جماعت سے ساتویں جماعت کی طالبات نے ایکشن سونگ وطن کی آزادی کے گیتوں پر اور رنگارنگ پروگرام پیش کیا۔ مہمانانِ کرام نے بھی اپنے تاثرات پیش کئے اور طالبات کی حوصلہ افزائی بھی کی۔ نقد انعامات سے نوازہ۔ خطبۂ صدارت میں صدر صاحب نے معلمین و معلمات اور تمام طلبہ کی محنتوں کی سراہنا کی اور والدین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اپنی بچیوں کو تعلیم سے آراستہ کیجئے۔ تعلیم ہمارے لیے بہت ضروری ہے۔ منصوبہ بندی کے ساتھ زندگی گزاریئے۔ ملک کی آزادی کے تئیں انھوں نے کہا کہ اس ملک سے ہمارا رشتہ صدیوں پرانا ہے۔ ملک سے ہماری وفاداری کو مسلم رکھنا ہے۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض اسکول ھذا کی فعال معلمہ رشیدہ میڈم اور عتیق قریشی سر بحسن خوبی انجام دیا۔ بلال احمد سر نے رسم شکریہ ادا کیا۔ بعدۂ تمام طالبات میں شیرینی تقسیم کی گئی اور پروگرام کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

"جزیرہ خود پیاسا ہے!"

نثری نظمیں: اختر صادق (ناندیڑ)

چاروں طرف
پانی سے گھرا ہوا جزیرہ خود،
صدیوں سے پیاسا ہے!
ایک ایک بوند
پینے کے پانی کو ترستا ہے۔
اب تم آئے ہو،
پیاسے بھی ہو،
وہ تمھاری پیاس کیا بجھائے گا؟

"کتاب دل"
میں بھی ایک
پرانی کتاب کی طرح
ہو گیا ہوں!
جس میں الفاظ تو ہیں مگر
کچھ دھندلے،
کچھ اجلے،
کچھ میلے،
کچھ کٹے پھٹے،
کچھ مٹے ہوئے...!
دل کی کتاب پوچھتی ہے
کبھی تمہاری بھی کوئی کہانی تھی؟

محترم المقام امام صاحب
مسجد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اورنگ آباد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ حالیہ اہانت کے واقعہ کا علم آپ کو ضرور ہوگا۔ اس سلسلے میں کئی جگہوں سے FIR ہوئی ہیں لیکن اب تک گرفتاری نہیں ہوئی ہے۔ ناموس رسالت ہمارے دین وایمان کا جزو ہے اس پر آنچ نہیں آنی چاہیے۔ آپ سے گذارش ہے کہ جمعہ کے خطاب میں ناموس رسالت پر گفتگو فرمائیں اور ذیل میں دی ہوئی قرارداد کو مصلیان سے منظور کروائیں۔

1)۔ ہم مصلیان مسجد پیغمبر اسلام محمد ﷺ کی شان میں گستاخی اور گستاخ رسول کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ نیز جتنی عرضیاں FIR اسکے خلاف داخل ہوئی ہیں، حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ دیانت داری سے اس پر عمل کرتے ہوئے گستاخ رسول رام گیری مہنت کو فوری گرفتار کیا جائے اور قرار واقعی سزا دی جائے بصورت دیگر آئیندہ احتجاجی سرگرمیوں کو تسلسل کے ساتھ ترتیب دیا جائے گا۔

2) ہم مصلیان مسجد کل مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے خود بھی پوری طرح واقف ہوں، اسے اپنی سیرت وکردار کا حصہ بنائیں نیز امن وامان کو برقرار رکھتے ہوئے اپنا احتجاج درج کروائیں۔

3) ہم مصلیان مسجد غیر مسلم بھائیوں سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ رام گیری مہنت جیسے لوگوں کا آپ بھی بائیکاٹ کریں کیونکہ یہ ہندو مسلم لڑائی کرانا چاہتا ہے یہ لوگ سیاسی بازی گروں کی کٹ پتلیاں ہیں ان کے کہنے کو نظر انداز کریں اور خود محمد رسول اللہ ﷺ کی پوتر جیونی کا ادھین کریں۔

مسلم نمائندہ کونسل ایک اپیل اور کرنا چاہتی ہے کہ رام گیری مہنت کی گرفتاری کا مطالبہ گورنر ،وزیر اعلی اور وزیر داخلہ تینوں سے کیا جائے اس کا مواد اور میل آئی ڈی واٹس ایپ پر دیا جائے گا اسے اپنے فون سے ای میل کریں۔

والسلام

ضیاء الدین صدیقی

صدر وارا کین کل جماعتی وفاق مسلم نمائندہ کونسل، اورنگ آباد

نوٹ: مسلم نمائندہ کونسل جماعتوں ومعززین کا متحدہ پلیٹ فارم ہے اس کے ذریعے متحدہ لائحہ عمل طے کرنے کے لیے تمام اہم جماعتوں کے ذمہ داروں کی نشست طے کی گئی ہے آئندہ کیلئے طریقہ کار و لائحہ عمل کے لیے یہ مشاورت ضروری ہے۔
آپ کسی جماعت تنظیم ادارے کے سربراہ ہیں تو اس مشاورت میں ضرور شرکت فرمائیں ناموس رسالت ہمارے دین وایمان کا حصہ ہے اس پر خاموشی غیرت ایمانی کے خلاف ہے۔
نشست کی تفصیلات درج ذیل ہے۔

بتاریخ: 23/اگست 2024ء بروز جمعہ **بوقت:** 9/بجے شب
بمقام: مسجد عائشہ، نزد موتی والا فنکشن ہال، مجیب کالونی، اورنگ آباد

دعوت نامہ

بخدمت جناب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صاحب
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ آپ کے علم میں یہ بات آئی ہوگی کہ مہنت رام گیری کے ذریعے اہانت رسول کا واقعہ وقوع پذیر ہوا ہے۔ کل جماعتی وفاق مسلم نمائندہ کونسل اور امارت شرعیہ کی کوششوں کے نتیجے میں FIR درج ہو چکی ہے۔ لیکن اب تک گرفتاری نہیں ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں ہر کوئی الگ الگ کوششوں میں لگا ہوا ہے۔ مسلم نمائندہ کونسل جماعتوں ومعززین کا متحدہ پلیٹ فارم ہے اس کے ذریعے متحدہ لائحہ عمل طے کرنے کے لیے تمام اہم جماعتوں کے ذمہ داروں کی نشست طے کی گئی ہے آئندہ کیلئے طریقہ کار و لائحہ عمل کے لیے یہ مشاورت ضروری ہے۔
آپ کسی جماعت تنظیم ادارے کے سربراہ ہیں تو اس مشاورت میں ضرور شرکت فرمائیں ناموس رسالت ہمارے دین وایمان کا حصہ ہے اس پر خاموشی غیرت ایمانی کے خلاف ہے۔
نشست کی تفصیلات درج ذیل ہے۔

بتاریخ: 23/اگست 2024ء بروز جمعہ **بوقت:** 9/بجے شب
بمقام: مسجد عائشہ، نزد موتی والا فنکشن ہال، مجیب کالونی، اورنگ آباد

والسلام
صدر

ضیاء الدین صدیقی

کل جماعتی وفاق مسلم نمائندہ کونسل، اورنگ آباد

ماہانہ فاتحہ سراج المجذ وبین حضرت برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ، انتظامی کمیٹی کے زیر اہتمام حلقہ ذکر ومحفل نعت

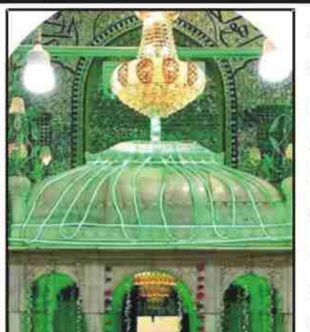

حیدرآباد 22/اگسٹ (راست) تولیتی انتظامی کمیٹی کے زیر اہتمام سراج المجذ وبین حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ماہانہ فاتحہ کے موقع پر جمعہ 23/اگسٹ مطابق 17/صفر المظفر کو بحسن نگرانی حضرت مولانا قاضی ابو اللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین تولیتی انتظامی کمیٹی درگاہ شریف حسب نظام العمل ذیل پروگرامس منعقد ہوں گے بعد نماز مغرب جماعت محبوب اللہ قصیدہ بردہ شریف پیش کرے گی بعد نماز عشاء محفل نعت منعقد ہوگی جس میں سما نشید گروپ کے اراکین جناب سید عمران مصطفی حسینی چیرمین سما نشید، جناب ارباز ہاسمانی قادری، جناب صفوان قادری، جناب ریحان قادری، جناب عدنان قادری، جناب مصطفی خان قادری جناب مدثر قادری، جناب شاہ نور قادری اور جناب سیف الدین شرفی اور دیگر نعت و منقبت کے نذرانے پیش کریں گے بعدازاں صدر کمیٹی حضرت مولانا قاضی اسد ثنائی کی نگرانی میں حلقہ ذکر کا انعقاد عمل میں آئے گا دعا و سلام کے ساتھ بارگاہ حضرت سراج المجذ وبین میں غلاف مبارک پیش کیا جائے گا بعدازاں زائرین اور حاضرین حلقہ ذکر کے لئے لنگر کا اہتمام ہوگا ابو عمار حضرت مولانا عرفان اللہ شاہ نوری سیفی مدظلہ صدر نشین مرکزی انجمن سیف الاسلام، حضرت مولانا حافظ و قاری قاضی خالد بن سعید با نجاح قادری، قاری غوث محی الدین قادری مہمانان خصوصی ہوں گے نور القراء حضرت مولانا حافظ وقاری محمد نور نقشبندی کی تلاوت قرآن پاک سے محفل کا آغاز ہوگا عہدہ داران واراکین تولیتی انتظامی کمیٹی درگاہ شریف مولانا حافظ مظفر حسین خان بندہ نوازی، ڈاکٹر یوسف نقشبندی نائب صدور، جناب الحاج محمد حسین نقشبندی معتمد عمومی، جناب الحاج محمد عزیز الرحمن خازن، جناب محمد مظہر الدین صدیقی قادری، جناب سید شمس الاکبر علی الہاشمی نائبین معتمد، جناب جی یم منظور معتمد تنظیمی، جناب ڈاکٹر محمد یسین، جناب محمد شمس الدین اور جناب خواجہ معین خان اراکین کمیٹی نے عامۃ المسلمین سے کثیر تعداد میں شرکت واستفادہ کی گزارش کی ہے۔

معاشرتی برائیوں کے خلاف امتِ مسلمہ کی ذمہ داریاں:
عصمت دری کے بڑھتے واقعات کا تجزیہ

از قلم: احسن ستّار عبدالشکیل

دورِ حاضر میں آئے دن بنتِ حوا کے ساتھ عصمت دری کے واقعات پیش آنے سے ملک کے حالات میں بے چینی بڑھتی نظر آ رہی ہے۔ ایسے حالات میں امتِ مسلمہ کا کیا کردار ہونا چاہیے؟ کیا اُمتِ مسلمہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی رہ سکتی ہے؟ آیئے، موجودہ حالات سے نکلنے کے لیے سب سے پہلے ان حالات اور ان کے وجوہات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ کوئی مؤثر حل نکالا جا سکے۔ حال ہی میں کولکتہ کے آر جی کار میڈیکل کالج اور اسپتال میں ایک خوفناک واقعہ پیش آیا جس میں ایک 31 سالہ پوسٹ گریجویٹ ڈاکٹر کے ساتھ جنسی زیادتی کے بعد قتل کر دیا گیا۔ یہ واقعہ 9 اگست 2024 کو پیش آیا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ملزم، جو کولکتہ پولیس کے ساتھ ایک شہری رضا کار تھا، اس بدبخت نے پہلے شراب پی، پھر اس نے سیمینار ہال میں آرام کر رہی ڈاکٹر کو نشانہ بنایا۔ اس کے جسم پر 14 سے زائد چوٹوں کے نشان ملے، جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اس پر انتہائی بے رحمی سے حملہ کیا گیا تھا۔ اس کیس کے بعد پورے بھارت میں غم وغصے کی لہر دوڑ گئی، اور ڈاکٹروں اور نرسوں نے بڑے پیمانے پر احتجاج کیا۔ یہ تو ایک واقعے کی تفصیل تھی، لیکن ایسے ہی کئی واقعات معاشرے میں رونما ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ ابھی حال ہی میں ایک خبر کے مطابق تھانے کے اسکول میں نرسری کی بچیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کی گئی۔ آیئے جانتے ہیں کہ ان واقعات کی کیا وجوہات ہیں۔ کسی بھی پودے کو درخت بننے کے لیے سازگار ماحول کی ضرورت ہوتی ہے؛ اگر اسے وقت پر پانی، ہوا، اور مناسب ماحول نہ ملے تو وہ ایک مضبوط درخت نہیں بن سکتا۔ اسی طرح ان برائیوں کو بھی پروان چڑھانے والے لوگ ہمارے معاشرے میں پائے جاتے ہیں جو انہیں سہارا دیتے ہیں۔ سماج میں ان برائیوں کو مختلف ذرائع سے چند مفادات کے لیے فروغ دیا جاتا ہے، تب یہ برائیاں معاشرے میں عام اور مضبوط ہو جاتی ہیں۔ ان تمام معاملات کے ذمہ دار وہ لوگ بھی ہیں جو ان برائیوں کو فروغ دینے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ان لوگوں میں اول درجے کے وہ لوگ ہیں جو ان برائیوں کو برائی نہیں سمجھتے اور سادہ سا جملہ کہہ دیتے ہیں کہ "آج کل یہ سب چلتا ہے"۔ آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو گروہوں کو بندر بنا دیا تھا، جن میں سے ایک گروہ تو اللہ کے حکم کو مانتا تھا، لیکن دوسروں کو اللہ کی نافرمانی سے بچانے کی کوئی فکر نہیں کرتا تھا۔ اور دوسرے وہ تھے جو اللہ کے حکم کو نہیں مانتے تھے۔ کامیاب صرف وہ لوگ ہوئے جو لوگوں کو برائی سے روکتے، اچھائی کی طرف بلاتے، اور خود بھی عمل کرتے۔ اسی لیے دوسرے درجے کے وہ لوگ ہیں جو برائی کو دیکھتے ہیں، اسے برائی سمجھتے ہیں، لیکن اس کے خاتمے کے لیے کوئی کوشش نہیں کرنا چاہتے۔ آپ کو یہ پڑھ کر حیرانی ہوگی کہ جن لوگوں نے کچھ نہیں کیا، جو اس معاملے سے بالکل دور ہیں، وہ کیسے اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟ میری نظر میں اصل ذمہ دار تو یہی لوگ ہیں، کیونکہ یہ برائی کو دیکھتے اور سمجھتے ہوئے بھی اسے دور کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ خاموش تماشائی بن کر تماشا دیکھتے رہتے ہیں، حالانکہ اگر وہ چاہیں تو معاشرے میں بیداری پیدا کر سکتے ہیں۔ وہ والدین بھی ذمہ دار ہیں جو اپنے بچوں پر اندھا دھن بھروسہ کر کے انہیں اسمارٹ فون دلوا دیتے ہیں اور اس پر توجہ نہیں دیتے کہ ان برائیوں کے دلدل میں ان کی اولاد کون سی برائی کا بیج بو رہی ہے اور یہ آگے چل کر سماج کے لیے کتنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ بھی ذمہ دار ہیں جن کے پاس اقتدار ہے اور وہ ان عصمت دری کرنے والوں کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہیں، انہیں بے گناہ قرار دیتے ہیں، ان سے دوستی کرتے ہیں، اور انہیں اقتدار میں لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آیئے اب بات کرتے ہیں کہ ان تمام معاملات کا کیا حل ہے۔ سب سے پہلے تو ان فلموں اور گانوں کا مکمل بائیکاٹ کرنا چاہیے جو معاشرے میں فحاشی پھیلاتے ہیں اور نوجوانوں میں عصمت دری جیسے خیالات کو فروغ دینے میں مدد کرتے ہیں۔ جو لوگ فحاشی پھیلانے والوں کا ساتھ دیتے ہیں، ان کے لیے کہنا چاہوں گا کہ جس چیز کا تم ساتھ دے رہے ہو، وہ کل تمہارے کسی اپنے کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے۔ ہمیں بچوں اور نوجوانوں کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسلامی تعلیمات اور اخلاقی اقدار کا فروغ ضروری ہے تا کہ وہ معاشرتی برائیوں سے بچ سکیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی نگرانی کریں اور ان کے لیے بہترین نمونہ بنیں۔ اسی کے ساتھ حکومت اور عدلیہ کو ان مجرموں کو سخت ترین سزا دینی چاہیے تا کہ دوسروں کے لیے عبرت کا باعث بن سکے۔ اگر حکومت مناسب اقدام نہیں کرتی تو عوام کو پرامن احتجاج اور قانونی راستے سے دباؤ ڈالنا چاہیے۔ یہاں علماء اور مذہبی رہنماؤں کو چاہیے کہ وہ معاشرتی اصلاح کی مہم چلائیں اور جمعہ کے خطبات میں اس مسئلے کو اُجاگر کریں۔ قرآن وسنت کے مطابق رہنمائی فراہم کریں اور لوگوں کو اللہ کے احکامات کی پیروی کی تلقین کریں۔ انہیں اس بات کا احساس دلائیں کہ وہ کون ہیں اور دنیا میں کس لیے بھیجے گئے ہیں۔ ہمیں اس ملک کے سامنے ایک ایسا مثالی معاشرہ تشکیل دینا ہے کہ لوگ ہمارے اعمال دیکھ کر اسلام کی طرف راغب ہو جائیں۔ اُمتِ مسلمہ کو کہا گیا ہے کہ تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو، تو یہ اُمتِ مسلمہ کا فرضِ عین ہے کہ وہ اپنے اطراف برائی دیکھ کر، چاہے وہ کسی بھی قسم کی ہو، اسے روکنے کی پوری کوشش کریں۔ حدیث میں آتا ہے کہ برائی دیکھو تو اسے ہاتھوں سے روکو، اگر ہاتھوں سے نہیں روک سکتے تو زبان سے روکو، اور اگر زبان سے بھی نہیں روک سکتے تو دل میں برا جانو۔ اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو تمہارے اندر ایمان کا سب سے آخری درجہ ہے۔ جس معاشرے میں مسلمانوں کے ہوتے ہوئے یہ برائیاں فروغ پاتی ہوں اور مسلمان انہیں روکنے کے لیے کسی قسم کی کوشش نہ کرتے ہوں، تو یہ بہت سوچنے کی بات ہے کہ ہم قرآن اور احادیث سے کتنا دور ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر کیسے پیش کر رہے ہیں؟ اور ہمارے اندر ایمان کا کیا درجہ ہے؟

دھلی جیش محمد مقدمہ

ملزم محمد ثاقب کی ضمانت عرضداشت سماعت کے لیئے منظور

جمعیۃ علماء مہاراشٹر نے قانونی امداد فراہم کی

نئی دہلی 22/اگست: دہشت گردی کے الزامات کے تحت گرفتار ملزم محمد ثاقب عرف ثاقب افتخار کی ضمانت عرضداشت پر سماعت کرتے ہوئے گذشتہ دنوں دہلی ہائی کورٹ کی دورکنی بینچ نے قومی تفتیشی ایجنسی NIA کو نوٹس جاری کیا۔ دورکنی بینچ کے جسٹس پرتیبھا ایم سنگھ اور جسٹس امیت شرما نے ایڈوکیٹ صارم نوید کی بحث کی سماعت کے بعد ضمانت عرضداشت کو سماعت کے لیئے قبول کرلیا۔ عدالت نے این آئی اے کو چار ہفتوں کے اندر حلف نامہ داخل کرنے کا حکم دیتے ہوئے مقدمہ کی سماعت 18/ستمبر کو کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔ ملزم محمد ثاقب کو جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد فراہم کر رہی ہے۔ ملزم کی ضمانت پر رہائی کی درخواست پر بحث کرتے ہوئے ایڈوکیٹ صارم نوید نے عدالت کو بتایا کہ ملزم کی گرفتاری 26/دسمبر 2018 کو عمل میں آئی تھی تب سے ملزم کی جیل کی سلاخوں کے پیچھے مقید ہیں نیز مقدمہ کی سماعت التواء کا شکار ہے۔ 30/اگست 2022/کو ملزم اور اسی مقدمہ کا سامنا کر رہے دیگر ملزمین کے خلاف نئی دہلی کی این آئی اے کورٹ نے تعزیرات ہند کی دفعات 121A ,121,120B اور یو اے پی اے قانون کی دفعات 39,38,18B,20,18,17 اور دھماکہ خیز مادہ کے قانون کی دفعات 5,4 کے تحت مقدمہ درج کیا تھا لیکن ابتک تمام گواہان کی گواہی مکمل نہیں ہوسکی اور گواہی مکمل ہونے میں کتنا وقت لگے گا کسی کو نہیں پتہ لہذا ملزم کو مشروط ضمانت پر رہا کیا جائے۔ استغاثہ نے عدالت میں 155/سرکاری گواہان کے نام پیش کیئے ہیں جس میں سے صرف 12/ہی گواہان کی گواہی مکمل ہوسکی۔ ایڈوکیٹ صارم نوید نے عدالت کو مزید بتایا کہ استغاثہ نے ملزم پر جیش محمد نامی تنظیم کے لوگوں سے ملنے کا الزام عائد کیا ہے لیکن چارج شیٹ میں ایسا کوئی بھی ثبوت موجود نہیں ہے جو یہ ثابت کرتا ہو ملزم جیش محمد نامی تنظیم نے جڑنا چاہتا تھا یا وہ اس تنظیم کی مدد کر رہا تھا۔ ایڈوکیٹ صارم نوید نے عدالت کو مزید بتایا کہ ملزم نے سال 2017 اور 2018 میں کشمیر کا سفر کیا تھا، ملزم کے اس سفر کو دہشت گردوں سے ملاقات کرنے کا سفر جوڑ کر پیش کیا گیا حالانکہ اس تعلق سے استغاثہ عدالت میں ابتک کوئی پختہ ثبوت پیش نہیں کرسکی ہے۔ ایڈوکیٹ صارم نوید نے عدالت کو مزید بتایا کہ مقدمہ کی سماعت میں ہونے والی تاخیر کا فائدہ ملزم کو ملنا چاہئے، حالیہ دنوں میں سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اگر مقدمہ کی سماعت میں تاخیر ہو رہی ہے تو یو اے پی اے قانون کی دفعہ 43D(5) ملزم کو ضمانت سے محروم رکھنے کے لئے کافی نہیں ہوگی۔ ایڈوکیٹ صارم نوید کے دلائل کی سماعت کے بعد ہائی کورٹ کی دورکنی بینچ نے ضمانت عرضداشت کو سماعت کے لیئے قبول کرلیا۔

اسلام میں آزادانہ قانون سازی کی اجازت نہیں !!!

مولانا محمد عبدالحفیظ اسلامی
سینئر کالم نگار آزاد صحافی
9849099228

اللہ تعالی نے انسان کو پیدا فرما کر اسے یوں ہی نہیں چھوڑا بلکہ اول انسان کے پیدا کرنے کے ساتھ ہی اسے علم کی دولت سے نوازہ تا کہ وہ دنیا میں بے راہ و بے مقصد بن کر نہ رہ جائے، کیونکہ انسان کو پیدا کرنے کا مقصد یہ بتایا گیا کہ وہ اپنے خالق و مالک کی بندگی دم آخر کرتا رہے۔ اسطرح انسایت کی معراج تک پہنچانے کے لیے اس سلسلہ کو ہر دور میں جاری رکھا یعنی اپنے انبیاء ورسل اور کتابوں، صحیفوں کو بھیجتا رہا اور اس کا اختتام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو آخری نبیؐ ورسول اور قرآن مجید کو قیامت تک کے لیے آخری کتاب قرار دیا۔ قرآن کی آیات ذیل؛ سورہ بقرہ آیت 31: سورہ اعراف آیات 172 تا 173: سورہ مائدہ آیت 28 تا 29: سورہ مائدہ آیت 3: آل عمران آیت 4 3: سورہ الشوری آیت 31: سورۃ الاعراف آیت 145: سورہ بقرہ آیات 82 تا 84: بقرہ آیت 27: سورہ الرعد آیت 25: وغیرہ پر غور کرنے سے تاریخ "انسانی حقوق" اس امر کا واضح ثبوت مہیا کر دیتی ہے کہ اسلام میں بنیادی حقوق کا تصور اولین انسان کی پیدائش کے دن سے موجود ہے۔ اور اس سے یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ان حقوق کا ماخذ کیا ہے۔ یہ انسان اور اس کی خود ساختہ ریاست کے حکمرانوں کی باہمی نزاع وکشمکش اور ان کے درمیان ہونے والے معاہدوں سے وجود میں نہیں آئے۔ اور نہ کسی فلسفی، سیاسی مفکر یا ماہر قانون کی دماغ سوزی کا نتیجہ ہیں۔ بلکہ یہ اپنی مخلوق کیلئے خالق اور اپنی رعایا کیلئے حقیقی مقتدر اعلیٰ کا عطیہ ہیں۔ اور انسان کی ذات سے لازماً وابستہ ہیں ان کا تعین انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی ہو گیا تھا، ان کی آخری اور مفصل وضاحت حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت میں کر دی گئی ہے۔ یہ حقوق زمان و مکان کی حدود سے ماورا ہیں۔ انسان اگر زمین سے پرواز کر کے چاند یا کسی اور سیارے پر جا بسے تو وہاں بھی ان کی نوعیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ جس طرح تبدیلی زمان و مکان سے انسان کی جسمانی ساخت اور اس کی فطری ضروریات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اسی طرح اس کے حقوق وفرائض کی دائمی حیثیت میں بھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔ یہ حقوق ناقابل تغیر اور قطعی غیر منفک Inalienable ہیں۔ ریاست کا کام حقوق کا تعین نہیں بلکہ متعین حقوق کا نفاذ ہے۔ اہل مغرب کا دعویٰ ہے کہ بنیادی حقوق کی تاریخ صرف تین چار سو سال پرانی ہے۔ اور انہوں نے اس عرصہ میں اپنے ہاں بڑی جدوجہد اور کاوشوں سے جو کچھ حاصل کیا ہے، آج پوری دنیا اس سے فیضیاب ہو رہی ہے لیکن قرآن جو تاریخ ہمارے سامنے پیش کر رہا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس دن اولین انسان نے اس دنیا میں قدم رکھا تھا بنیادی حقوق اسی دن سے اس کے احساس وشعور کا حصہ ہیں۔ اور ان کا حصول و تعین اس کا اپنا کارنامہ نہیں بلکہ خود مقتدر اعلیٰ نے اسے بتدریج یہ حقوق عطا کئے ہیں۔ آج جہاں کہیں ان حقوق کی بازگشت سنائی دے رہی ہے وہاں الہامی تعلیمات کے پرتو ہی سے بنیادی حقوق کا شعور بیدار ہوا ہے۔ نارمن کزنس (Norman Cousins) کی کتاب "ہم خدا پر یقین رکھتے ہیں In god We trust" مطبوعہ نیویارک ۱۹۵۸ء میں امریکہ کے بانیان دساتیر (Founding Fathers) کے مذہبی عقائد پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ بنجامن فرنکلین، جارج واشنگٹن، جان ایڈمز، تھامس جیفرسن، جیمز میڈیسن، الیگزنڈر ہملٹن، سیموئل آدم، جان جے، اور تھامس پین سب کے سب عیسائیت کی تعلیمات پر پختہ یقین رکھتے تھے اور ان کے خیالات پر ان کے عقائد کا گہرا اثر تھا۔ جیمز میڈیسن "حق" کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے: "یہاں ایک انسان کا جو بھی حق ہے وہ دراصل دوسرے انسانوں پر خدا کی طرف سے عائد ہونے والا فرض ہے۔ (ص ۱۷) اسی طرح برطانوی اور فرانسیسی دساتیر کا مطالعہ اگر مذہبی پس منظر کے ساتھ کیا جائے تو وہاں بھی بنیادی حقوق کا اصل ماخذ مذہبی تعلیمات اور بالخصوص یورپ پر اسلام کے گہرے اثرات میں ملے گا۔ قرآن کی پیش کردہ تاریخ کے آئینہ میں دیکھا جائے تو فطری حقوق (Natural Rights) اور پیدائشی حقوق (Birth Rights) کی اصطلاح استعمال کرنے کا حق صرف اسلام کو ہے کیونکہ ان اصطلاحوں کے سلسلہ میں مغرب کے تصور حقوق میں جو ابہام پایا جاتا ہے وہ یہاں موجود نہیں ہے۔ اسلام اس سوال کا واضح جواب دیتا ہے کہ ان حقوق کو متعین کس نے کیا ہے جبکہ نظریہ فطری حقوق کے مغربی علمبردار بینتھم (Bentham) اور دوسرے معترضین کے اس سوال کا کوئی معقول جواب نہیں دے سکے کہ فطرت سے ان کی کیا مراد ہے؟ اور ان حقوق کا تعین کرنے والی اتھارٹی کونسی ہے؟ بہ الفاظ دیگر ان کی پشت پر سند جواز (Sanction) کیا ہے؟ اسلام نے حقوق کے فطری اور پیدائشی پہلو کو پوری وضاحت سے پیش کر کے اس طرح کے کسی اعتراض کی گنجائش نہیں چھوڑی ہے۔ (بنیادی حقوق) اسلامی ریاست میں بنیادی حقوق کا دائرہ بہت پھیلا ہوا ہے اور اس میں بہت زیادہ وسعت رکھی گئی ہے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں پائے جانے والے غیر الٰہی دساتیر اور اسلامی دستور حقوق انسانی اپنے اندر جو قوانین رکھتا ہے اس میں یہ فرق پایا جاتا ہے کہ دنیا کے دستور فقط "فرد اور ریاست" کے باہمی تعلق تک سکڑ کر رہ جاتا ہے، اور اسلامی وقرآنی دستور کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ اس کا دائرہ اطلاق انسان کی پوری زندگی کو اپنے آغوش میں لیے ہوتا ہے۔ چنانچہ عقائد، عبادات واخلاق کا معاملہ ہو یا پھر معاشرت، تمدن اور معیشت سے تعلق ہو غرضیکہ سیاست، عدالت، صلح وجنگ کے علاوہ انسانی زندگی کے دیگر تمام شعبوں کے لاتعداد تعلقات ومتعلقات کو کچھ اس طرح منضبط و مستحکم کر دیا ہے کہ اس طے شدہ ضابطے کے بعد اب ریاست کیلئے قانون سازی کی گنجائش بہت ہی محدود رہ گئی اور اگر کبھی کسی چیز کی ضرورت پیش آ جائے تو اس محدود موقع سے استفادہ کرتے وقت بھی آزادانہ قانون سازی کی اجازت نہیں ہے البتہ اس موقع پر یہ شرط عائد ہے کہ ہر قانون قرآن وسنت کے احکام اور ان کی روح کے عین مطابق ہی ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو ایک جامع، حقوق انسانی کا تصور دیا اور اپنی حیات طیبہ میں ہی اسے عملی جامعہ پہنا کر ایک صالح معاشرہ کی تشکیل فرمائی جس کی بدولت انسانی معاشرہ پر ایسے حسین اثرات مرتب ہوئے کہ آج تاریخ اسلام بھی اس بات کی شہادت پیش کرتی ہیکہ آدمی خود سے حقوق انسانی کا پاسدار ومحافظ بن چکا۔ خلاصہ یہ کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی خدائے تعالی اور اسکے نبی و رسولؐ کی ہدایات سے بے نیاز ہو کر کوئی قانون بنتا ہے وہ ناکامیاب ہی رہتا ہے۔
مستفاد {بنیادی حقوق}

ناندیڑ میں ملعون رام گیری کے خلاف مقدمہ درج

علماء کرام کی رہنمائی میں سیاسی، سماجی ذمہ داران کی اتوارہ پولس اسٹیشن کے ڈی وائے ایس پی سے ملاقات

ناندیڑ:22/اگست (ورق تازہ نیوز)ملعون رام گری مہاراج کے خلاف ناندیڑ کے اتوارہ پولس اسٹیشن میں آخرکار مقدمہ درج کردیا گیا ہے۔اس ملون نے گزشتہ ہفتے ویجاپور میں ایک مذہبی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نے انتہائی نازیبا کلمات کہے تھے جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کافی مجروح ہوئے۔ اس کے بعد ریاست مہاراشٹر کے مسلمانوں میں اس ملعون کے خلاف کافی غم وغصہ پایا گیا اور اس کے خلاف ریاست کے مختلف اضلاع میں ایف ائی اردرج کرانے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ناندیڑ میں بھی اس کے خلاف ایف ائی آردرج کرنے کے لیے سماجی وسیاسی پارٹیوں کے ذمہ داران نے کوشش کی اور بالاخرآج اس ملعون کے خلاف اتوارہ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کر دیا گیا ہے۔مفتی ایوب قاسمی کی قیادت نے دیگر علماء کرام سماجی سماجی کارکنان وذمہ داران کے علاوہ سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں کے وفد جس میں مولانا ایوب قاسمی' مولانا عبدالحفیظ 'قاضی رفیق، مجلس کے ریاستی ذمہ دار سید معین' سابقہ میئر عبدالستار' سابق ڈپٹی میئر عبدالغفار'ونچت اآگھاڑی کے ریاستی ترجمان فاروق احمد' سابقہ کارپوریٹر رحیم احمد خان' ایڈوکٹ شیخ بلال' مجلس کے فیروزلالہ' محمد عتیق لیڈر اور دیگر نے اتوارہ حدود کے ڈپٹی سپرٹینڈنٹ وینائیک سے ملاقات کر کے ان سے کامیاب نمائندگی کی اور مفتی ایوب قاسمی کی شکایت پرملعون رامگیر ی کے خلاف مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا۔

راشٹریہ لوک جن شکتی پارٹی کے وفد کی گورنر سے ملاقات

ناندیڑ۔ راست۔ 22گسٹ۔راشٹریہ لوک جن شکتی پارٹی کے مہاراشٹرا صدر شری باباصاحب پ؟ ھارے کی قیادت میں پارٹی ایک وفد نے ممبئی کے راج بھون میں مہاراشٹرا کے گورنر شری سی پی رادھا کرشنن سے ملاقات کر کے ایک یاداشت پیش کی۔اور ریاست کو درپیش مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔وفد میں راشٹریہ لج جن شکتی پارٹی کے مہاراشٹر نائب صدر شری دادا راو آڑاو, مہاراش؟ر جنرل سیکریٹری عبدالقیوم خان, ممبئی پردیش صدر شری پرتیک ایکبوٹے, ودربھ پردیش کے صدر قاضی سلیم کے علاوہ مجلس عاملہ کے اراکین موجود تھے۔

سپریم کورٹ کسانوں کی شکایتوں کا ازالہ کرنے کے لیے تشکیل دے گا کمیٹی،سماعت 2 ستمبر تک ملتوی

شمبھو بارڈر پر کئی ماہ سے جمے ہوئے کسانوں کے ایک معاملے پر سماعت کرتے ہوئے ا؟ج سپریم کورٹ نے ایک اہم پیش رفت کا فیصلہ سنایا۔جمعرات کو عدالت عظمیٰ نے کہا کہ وہ کسانوں کی شکایتوں کے بہتر ازالہ کے لیے جلد ہی ایک کمیٹی تشکیل دے گا۔جسٹس سوریہ کانت،جسٹس دیپانکر دتہ اور جسٹس اُجول بھوئیاں کی بنچ نے اس معاملے میں ا؟ئندہ سماعت کے لیے 2 ستمبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔سپریم کورٹ نے ا؟ج ہوئی سماعت کے دوران پنجاب و ہریانہ کی حکومتوں سے کہا ہے کہ وہ کمیٹی کو کسانوں سے متعلق سبھی ممکنہ ایشوز بتائیں۔اس دوران حکومت پنجاب نے عدالت کو بتایا کہ 12 اگست کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اس نے مظاہرین کسانوں کے ساتھ میٹنگ کی۔اس میٹنگ میں کسانوں نے رخنہ انداز سڑک کو جزوی طور سے کھولنے پر اتفاق ظاہر کیا ہے۔بنچ نے پنجاب و ہریانہ حکومت سے کہا ہے کہ وہ مظاہرین کسانوں سے بات چیت کرتے رہیں اور انھیں شاہراہ سے اپنے ٹریکٹر ٹرالیاں ہٹانے کے لیے راضی کریں۔

اہلیہ عبدالبصیر صدیقی (ایم ایس ای بی) کا انتقال پُرملال

ناندیڑ:22/اگست (ورق تازہ نیوز)انتہائی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہیکہ اہلیہ عبدالبصیر صدیقی (MSEB) ساکن ناندیڑ کا مختصر علالت کے بعد آج بروز جمعرات کو شب انتقال ہوا ہے۔نماز جنازہ کل 23/اگست کو بعد نماز جمعہ گنج شہیدان کربلا قبرستان میں ادا کی جائے گی۔(انشاء اللہ)۔ مرحومہ' ڈاکٹر عبدالغفار صاحب اور عبد الحفیظ (لکی جنرل اسٹور چوک ناندیڑ) کی چھوٹی بھابھی تھیں۔ اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائے اورلواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے آمین۔

آج ڈسٹرکٹ انڈسٹریز سنٹر کا اجلاس

ناندیڑ: 22/اگست (ورق تازہ نیوز) ڈسٹرکٹ انڈسٹری فرینڈز کمیٹی میٹنگ، ڈسٹرکٹ ایڈوائزری کمیٹی میٹنگ، روزگار میں مقامی لوگوں کی ترجیح ڈسٹرکٹ لیول کمیٹی میٹنگ اور بیمار انڈسٹری ریوائیول ڈسٹرکٹ لیول کمیٹی کا اجلاس 23اگست 2024 کوشام 4.30 بجے کلکٹر کی صدارت میں کلکٹر کے دفتر ناندیڑ میں منعقد کیا گیا ہے۔ ناندیڑ ڈسٹرکٹ انڈسٹریز سنٹر کے جنرل منیجر اموں انگلے نے اپیل کی ہے کہ متعلقہ افراد ان میٹنگوں میں شرکت کریں۔

سنجے گاندھی بے سہارا اور شراونبل اسٹیٹ پنشن اسکیم DBT پورٹل کے ذریعے مستفیدین کو مالی امداد کی تقسیم

ناندیڑ:22/اگست (ورق تازہ نیوز) کلکٹر ابھیجیت راوت کی ہدایات کے مطابق، ڈی بی ٹی پورٹل کے ذریعے میونسپل سیکٹر میں سنجے گاندھی نیرادھر یوجنا، شراونبل سیوا اسٹیٹ پنشن یوجنا کے استفادہ کنندگان میں مالی امداد تقسیم کی جائے گی۔اس کے لیے، ہر استفادہ کنندہ کو اپنی تمام اپڈیٹ شدہ معلومات جیسے کہ بینک/ پوسٹ اکاؤنٹ کے پہلے صفحہ کی پاس بک، آدھار کارڈ، معذوری کا سرٹیفکیٹ، ٹرمینل بیماری کا سرٹیفکیٹ، موبائل نمبر وغیرہ تالٹھی شیلکے اور شریمتی بوکن یا سنجے گاندھی نیرادھر یوجنا آفس، ناندیڑ کو جمع کرانا چاہیے۔تحصیلدار سنگیوٹی ناندیڑ نے 26 اگست 2024 تک سٹی کلکٹر آفس میں جمع ہونے کی اپیل کی ہے۔تحصیلدار سنگیوٹی ناندیڑ نے بھی ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے مطلع کیا ہے کہ جو مستفیدین مقررہ مدت کے اندر اپنے اپ ڈیٹ شدہ دستاویزات جمع نہیں کراتے ہیں وہ اپنے کھاتوں میں کریڈٹ نہیں کرسکیں گے۔

ٹرینی ڈاکٹر کی عصمت ریزی اور قتل' ملزمین کو پھانسی کی سزا دینے کا مطالبہ

جماعت اسلامی ناندیڑ کی شعبہ خواتین کی جانب سے ضلع کلکٹر کے توسط سے حکومت کو دیا گیا میمورنڈم

ناندیڑ:(راست) آر جی کار میڈیکل کالج میں ٹرینی ڈاکٹر کے ساتھ وحشیانہ عصمت دری اور قتل کا ایک سنگین واردات انجام دی گئی۔اس واردات کے سامنے آنے کے بعد ملک بھر میں شدید غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔خاص طور پر طب کے شعبہ میں خدمات انجام دینے والے اور طبی تعلیم حاصل کرنے والے ڈاکٹر اور طلبہ تنظیموں کی جانب سے ملک بھر میں پرزور احتجاج کیا جارہاہے اوراس معاملے میں ملوث ملزمین کو جلد سے جلد پھانسی کی سزا دینے کا مطالبہ کیا جارہاہے۔اسی سلسلہ میں آج جماعت اسلامی ناندیڑ کے حلقہ خواتین کے وفد نے ضلع کلکٹر سے ملاقات کی اورانہیں ایک میمورنڈم پیش کرتے ہوئے کلکتہ میں پیش آئی سنگین واردات کی شدید الفاظ میں مذمت کی اوراس میں ملوث ملزمین کو کڑی سے کڑی سزا دینے کا مطالبہ کیا۔اسی طرح ممبئی کے بدلاپور میں دو معصوم بچیوں کے ساتھ اسکول میں عصمت ریزی کا ایک سنگین معاملہ سامنے آیاہے۔بدلاپور عصمت ریزی معاملے میں ملوث ملزمین کو بھی جلد سے جلد کڑی سے کڑی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔خواتین کے وفد کی جانب سے حکومت کو روانہ کئے گئے میمورنڈم میں یہ کہا گیاہے کہ کلکتہ کے آر جی کار میڈیکل کالج میں ٹرینی ڈاکٹر کے ساتھ وحشیانہ عصمت دری اور قتل کی سنگین واردات کے حوالے سے اپنے گہرے غم و غصے اور مذمت کا اظہار کرتے ہیں۔اس جرم کی گھناؤنی نوعیت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ٹرینی ڈاکٹر کی لاش نہایت زخموں سے بھری ہوئی ملی ہے۔اس واردات نے ملک بھر میں غم وغصہ کی لہر دوڑا دی ہے۔اور ہندوستان میں خاص طور پر طبی پیشے سے تعلق رکھنے والی خواتین کی حفاظت سے متعلق فوری بحث کو ہوا دی ہے۔ہم یہ پڑھ کر حیران اور بے حس ہو گئے کہ متاثرہ کی لاش نیم عریاں حالت میں ملی تھی، جس میں متعدد زخم شدید تشدد کی نشاندہی کرتے ہیں۔جنسی زیادتی اور گلا گھونٹنے کے نشانات سمیت۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں خوفناک تفصیلات سامنے آئیں، جن میں گہرے زخم اور "شدید ٹارچر" کے نشانات شامل ہیں، جو اس جرم کی سفاکیت کو نمایاں کرتے ہیں۔ کولکتہ پولیس سے وابستہ ایک شہری رضا کار کی شمولیت نے پیشہ ور ساتھیوں کے اندر حفاظت اور اعتماد کے حوالے سے اضافی خدشات کو جنم دیا ہے۔
ہم درج ذیل نکات پر فوری اور فیصلہ کن کارروائی کا مطالبہ کرتے ہیں:
1. مکمل تفتیش: ہم مرکزی تفتیشی بیورو(سی بی آئی)پرزور دیتے ہیں کہ وہ اس کیس کی جامع تحقیقات کرے تاکہ متاثرہ کے لیے انصاف کو یقینی بنایا جاسکے اور قانونی نظام پر اعتماد بحال کیا جاسکے۔ 2. بہتر حفاظتی اقدامات: یہ ضروری ہے کہ تمام تعلیمی ادارے، خاص طور پر میڈیکل کالج، سخت حفاظتی پروٹوکول کو نافذ کریں، بشمول نگرانی، بہتر روشنی، اور طلباء کی حفاظت کے لیے ایمرجنسی ریسپانس سسٹم۔ 3. عوامی بیداری کی مہمات: خواتین کے احترام کو فروغ دینے اور جنسی تشدد کے بارے میں بیداری بڑھانے کے لیے تعلیمی اقدامات کی اشد ضرورت ہے۔ کمیونٹی پروگراموں کو رضامندی کی اہمیت اور خواتین کے خلاف تشدد کے سنگین نتائج پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ 4. متاثرین کے لیے معاونت: جنسی تشدد کے متاثرین کو انصاف دلانے کے لیے امدادی نظام کا قیام، بشمول مشاورت، قانونی مدد، اور طبی دیکھ بھال، پسماندگان کو آگے آنے اور جرائم کی رپورٹ کرنے کی ترغیب دینے کے لیے اہم ہے۔ 5 قانون نافذ کرنے والے اداروں میں احتساب: ہم قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اندر جوابدہی کا مطالبہ کرتے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ تمام افسران شہریوں کی حفاظت کے لیے اپنے فرض کو نبھاتے رہے اور خواتین کے خلاف تشدد کی شکایات کے جواب میں فوری کارروائی کرتے رہے۔ 6. اخلاقی کردار: ہم معاشرے اور حکومت پرزور دیتے ہیں کہ وہ اسکولوں میں اخلاقی سائنس متعارف کرائیں اور کردار سازی پر کام کریں۔ بے حیائی، بے حیائی۔ خواتین پر اعتراضات اور بے حیائی جو کہ مین اسٹریم میڈیا، سوشل میڈیا اور تفریحی صنعت میں کھلے عام رائج ہے، کو ریگولیٹ اور کنٹرول کیا جانا چاہیے۔ جنسی جرائم پر قابو پانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک پرہیزگار اور خدا ترس معاشرے کی تشکیل کی جائے جہاں خواتین کو عزت دی جائے اور ان کی حقیقی اور عزت افزائی کی جائے۔
ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہمارے مطالبات کو سنجیدگی سے لیں گے اور ان ضروری اقدامات کو نافذ کرنے کے لیے کام کریں گے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مستقبل میں ایسے مظالم دوبارہ نہ ہوں۔

ضلع میں 28 ستمبر کو قومی لوک عدالت کا اہتمام

ناندیڑ: 22/اگست (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی ممبئی اور ناندیڑ ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے ذریعہ 28 ستمبر 2024 کو ڈسٹرکٹ کورٹ ناندیڑ اور ضلع کی تمام تعلقہ عدالتوں کے ساتھ ساتھ فیملی کورٹ ناندیڑ میں قومی لوک عدالت کا انعقاد کیا گیا۔نیشنل لیگل سروسز اتھارٹی نئی دہلی کا حکم چیف ڈسٹرکٹ جج اور ناندیڑ ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کی صدر محترمہ سریکھا کوسمکر اور جج ناندیڑ ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کی سکریٹری محترمہ دلجیت کور جج نے اپیل کی ہے کہ اس قومی عوامی عدالت میں بڑی تعداد میں مقدمات کو نمٹانے کے لیے ہر کوئی تعاون کریں۔اس قومی عوامی عدالت میں زیر التوا سمجھوتہ فوجداری مقدمات، دیوانی مقدمات، موٹر ایکسیڈنٹ کے معاوضے کے مقدمات، زمینوں پر قبضے کے مقدمات، چیک ڈس آنر کے مقدمات کے علاوہ فیملی کورٹ، کنزیومر گریونس ریڈسل فورم، کوآپریٹو کورٹ اور لیبر کورٹ کے مقدمات وغیرہ میں سمجھوتہ کے لیے موزوں مقدمات شامل ہیں۔ سمجھوتہ کے لیے رکھا جائے گا۔اس کے علاوہ مذکورہ لوک عدالت میں دائر کرنے سے پہلے کے معاملات جیسے کہ زائدالمیعاد پراپرٹی ٹیکس، زائدالمیعاد بجلی کا بل، زائدالمعیاد ٹیلی فون بل، مختلف بینکوں کے قرض کی وصولی کا معاملہ، پانی کے واجب الادابل وغیرہ کو سمجھوتہ کے ذریعے نمٹانے کے لیے رکھا جائے گا۔اس قومی عوامی عدالت میں سنائے گئے فیصلے کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہے۔زیر التواء مقدمات میں ادا کی گئی کورٹ فیس کی 100 فیصد رقم قابل واپسی ہے۔رشتے میں تلخی پیدا نہیں ہوتی۔اس طرح لوکالیہ کے ذریعے آسان، تیز اور مفت انصاف فراہم کیا جاتا ہے۔تمام جماعتیں آتے وقت اپنا سرکاری شناختی کارڈ ساتھ لائیں۔ تمام متعلقہ فریقوں سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ وہ 28 ستمبر 2024 کو منعقد ہونے والی قومی لوک عدالت سے فائدہ اٹھائیں۔

مہاوکاس اگھاڑی کے وفد کا اسکولوں کے سیکورٹی آڈٹ کا مطالبہ

سچن ساونت کی قیادت میں وفد کی پولیس حکام سے ملاقات

ممبئی: بدلاپور میں چارسالہ بچی کے ساتھ ہونے والے شرمناک واقعے نے نہ صرف مہاراشٹر کو شرمندہ کیا ہے بلکہ والدین کو بھی خوف وہراس میں مبتلا کردیا ہے۔اس صورتحال کا نوٹس لیتے ہوئے کانگریس کے ترجمان سچن ساونت کی قیادت میں مہا وکاس اگھاڑی کے وفد نے آج باندرہ کرلا کمپلیکس میں ڈپٹی کمشنر آف پولیس (ڈی سی پی) دیکشت گوڈام سے ملاقات کی اور علاقے کے تمام اسکولوں کے سیکیورٹی آڈٹ کا مطالبہ کیا۔اس وفد نے ڈپٹی کمشنر آف پولیس کو ایک میمورنڈم دیا جس میں اسکولوں کی سیکیورٹی کے تمام پہلوؤں کی جانچ کرنے کی درخواست کی گئی۔ وفد میں شیوسینا کے لیڈر سدابھاؤ پرب، سابق کونسلر اور شیوسینا کنوینز چندر شیکھر وینگنکر، ہری شاستری، واہتوک سینا کے صدر ادے دلوی، سنتوش قدم، بھوپندر دایما، راجیش رڈلان، امیت بھلواڑا، پریش گالا، دیپک سالونکے، جنید خان، نیشا سورنا، اختر انصاری، نور احمد، جیتو دایما، جاوید شیخ، اجے جادھو، نوشاد شیخ اور دیگر کئی کارکن موجود تھے۔اس وفد نے ڈپٹی کمشنر آف پولیس سے مطالبہ کیا کہ ان کے دائرہ اختیار میں آنے والے تمام اسکولوں کا پولیس سیکیورٹی آڈٹ کروایا جائے۔ بدلاپور کے افسوسناک واقعے نے معاشرے کے لیے ایک خطرناک اور تشویشناک صورتحال پیدا کردی ہے۔لوگ اپنے بچوں کو اسکول بھیجنے سے ڈرتے ہیں۔اگرچہ مہاراشٹر حکومت نے تاخیر سے کچھ ہدایات جاری کی ہیں، لیکن آج بھی اسکولوں میں مناسب سہولیات کا فقدان ہے۔وفد نے مطالبہ کیا کہ تمام اسکولوں کے سیکیورٹی کیمروں کی فعالیت کی تصدیق کے ساتھ ساتھ اسکولوں کے تمام عملے کے کردار کے سرٹیفکیٹس کی جانچ بھی کی جائے۔ اسکول بسوں کے عملے کی جانچ اور اسکولوں میں منشیات کے پھیلاؤ کی نگرانی کرنے کی بھی درخواست کی گئی۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس نے اس معاملے میں مناسب اقدامات کرنے کا یقین دلایا اور کہا کہ جلد ہی اس پرعمل درآمد کیا جائے گا۔

'ہم ساتھ ساتھ ہیں'، کانگریس اور نیشنل کانفرنس نے اسمبلی انتخاب ساتھ لڑنے کا کیا اعلان

سری نگر: کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی ا؟ج جموں وکشمیر میں ہیں۔ انھوں نے مرکز کے زیر انتظام اس خطہ میں اسمبلی انتخاب کے پیش نظر پارٹی کی تیاریوں کا جائزہ لیا اور لیڈران وکارکنان سے خطاب بھی کیا۔اس درمیان بڑی پیش رفت یہ ہوئی کہ کانگریس اور جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس نے ایک ساتھ مل کر اسمبلی انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیشنل کانفرنس کے صدر فاروق عبداللہ نے اس اتحاد سے متعلق اعلان کیا، جس کی تصدیق کانگریس اور نیشنل کانفرنس دونوں نے ہی سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کردی۔کانگریس نے اپنے ا؟فیشل 'ایکس' ہینڈل پر 27 سیکنڈ کی ایک ویڈیو شیئر کی ہے، جس میں کانگریس صدر [illegible]
ملکارجن کھڑگے، نیشنل کانفرنس صدر فاروق عبداللہ، راہل گاندھی اور عمر عبداللہ ایک ساتھ بیٹھ کر تبادلہ خیال کرتے ہوئے نظرا؟ رہے ہیں۔اس ویڈیو کے ساتھ کانگریس نے لکھا ہے "پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے اور راہل گاندھی نے سری نگر میں نیشنل کانفرنس صدر فاروق عبداللہ اور نائب صدر عمر عبداللہ سے ملاقات کی۔" کانگریس کی طرف سے کہا گیا ہے کہ دونوں پارٹیوں کے سرکردہ لیڈران کی میٹنگ ہوئی اور سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے، امید ہے کہ اتحاد اچھی طرح کام کرے گا۔

این سی پی کی جانب سے 'مہا- راشٹروادی' واٹس ایپ ہلیپ لائن کا قیام

ہر روز تقریباً 50 ہزار مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھنے والا کال سینٹر قائم کیا جائے گا: اجیت پوار

ممبئی: ریاست میں 'مکھیہ منتری ماجھی لاڈکی بہین یوجنا' کو زبردست پذیرائی مل رہی ہے، خاص طور پر خواتین کی جانب سے نہایت جوش وخروش کے ساتھ اس کا استقبال کیا جا رہا ہے۔ اسی مقصد کے لیے این سی پی نے 'مہا- راشٹروادی' واٹس ایپ ہیلپ لائن کو شروع کر رہی ہے۔ اس کا مقصد ٹیکنالوجی کا استعمال کرکے عوام تک تیزی سے پہنچنا ہے۔ اس ہیلپ لائن کے ذریعے ریاست کی خواتین کے لیے ایک بڑی سہولت فراہم کی جائے گی۔ یہ بات این سی پی کے صدر اور نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہی۔نائب وزیراعلیٰ اجیت پوار نے کہا کہ این سی پی کی جن سمان یاترا کے دوران ہم 22 انتخابی حلقوں میں پہنچ چکے ہیں اور باقی حلقوں میں جانے کا منصوبہ ہے۔اس یاترا کے دوران خاص طور پر خواتین سے ہمیں بھرپور حمایت ملی ہے جو بے مثال ہے۔'مکھیہ منتری ماجھی لاڈکی بہین'، 'فری تین گیس سلنڈرز' اور 'کسانوں کے لیے مفت بجلی' جیسی اسکیموں کو بھی بڑے پیمانے پر پذیرائی ملی ہے۔اجیت پوار نے کہا کہ ہم 'مہا - راشٹروادی واٹس ایپ ہیلپ لائن' کے ذریعے اس بات کو یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ تمام ضرورت مندوں کی بغیر کسی رکاوٹ کے مدد کی جاسکے۔ اس ہیلپ لائن کے لیے 9861717171 نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ بہت سی سرکاری اسکیمیں ہوتی ہیں جو عوام تک نہیں پہنچ پاتیں یا لوگوں کو ان کے بارے میں اطلاع نہیں ہوتی ہے۔اسی لیے ہم یہ قدم اٹھا رہے ہیں۔اجیت پوار نے بتایا کہ واٹس ایپ نمبر پر ایک پیغام بھیج کر تین مختلف زبانوں میں رہنمائی یا شکایت درج کرائی جاسکتی ہے۔ان لوگوں کے لیے جو ڈیجیٹل طور پر ماہر نہیں ہیں یا اس نمبر کا استعمال نہیں کر سکتے، ہمارے کارکن گھر جاکر مدد فراہم کریں گے۔ہم ہر گھر پر ہیلپ لائن کا نمبر چسپاں کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ ہر کسی کو ان کی ضرورت کی معلومات مل سکے۔انہوں نے کہا کہ اس اقدام سے بدعنوانی کی شکایت درج کرانے کی بھی سہولت فراہم کی جائے گی، جس سے شفافیت اور ذمہ داری کو یقینی بنایا جا سکے گا۔ نائب وزیر اعلیٰ کے دفتر میں ایک ڈیسک قائم کیا گیا ہے جہاں روزانہ شام کو ریاست سے آنے والی شکایات و ردعمل کا جائزہ لیا جائے گا۔ تمام شکایات کو کم از کم 24 گھنٹوں اور زیادہ سے زیادہ 48 گھنٹوں کے اندر حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔نائب وزیراعلیٰ اجیت پوار نے کہا [illegible] میں رہنے کے لیے پرعزم ہیں۔اجیت پوار نے مزید کہا کہ اس اقدام کی کامیابی کے لیے کارکنوں کو ذمہ داری سونپی گئی ہے اور ہم ایک کال سینٹر قائم کرنے جا رہے ہیں جو روزانہ تقریباً 50 ہزار مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھے گا۔ ہمارا مقصد زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچنا ہے تاکہ ضرورت مندوں کو ان کے حقوق مل سکیں۔اجیت پوار نے کہا کہ یہ اقدام فوراً کامیاب نہیں ہوگا اور کچھ نقصانات ہوسکتے ہیں۔'ماجھی لاڈکی بہین یوجنا' کے وقت بھی کچھ نقصانات سامنے آئے تھے۔ اسی طرح اس اقدام میں بھی کچھ تبدیلیاں کرنی پڑ سکتی ہیں۔ اجیت پوار نے واضح کیا کہ وہ کوئی بھی کام کرتے وقت ذات، مذہب کو مدنظر نہیں رکھتے بلکہ ہر قدم میں عوامی فائدے کو ہی اولین ترجیح دیتے ہیں۔ ہم اپنی تمام تر کوششوں کے ساتھ یقین دلاتے ہیں کہ ہر منصوبے کا فائدہ ضرورت مندوں تک پہنچے گا، یہی ہماری کوشش ہے اور ہم مستقبل میں بھی اسی عزم کے ساتھ کام کریں گے۔اس پریس کانفرنس میں این سی پی کے ریاستی صدر سنیل تٹکرے، پارٹی کے خزانچی شیواجی راو؟ [illegible]

پرنٹر،پبلیشر ،پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس،اسماعیل مارکیٹ،چوک بازار ناندیڑ431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔